www.KitaboSunnat.com

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

(القرآن)

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ

(الحدیث)

# تعریف اہلسنّت

اور

# مسنون تراویح

دلچسپ علمی مُکالمہ

ایک مُحقّق کے قلم سے

— شائع کردہ —

سلفیہ رائٹرز انجنیئرز
انجنیئرنگ یونیورسٹی
لاہور ۳۱

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھر پور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

(القرآن)

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ

(الحدیث)

# تعریف اہلسُنّت

اور

# مسنون تراویح

دلچسپ علمی مُکالمہ

ایک محقق کے قلم سے

شائع کردہ

سلفیہ رائٹرز انجینیرز
انجینیرنگ یونیورسٹی
لاہور ۳۱

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

# پیش لفظ

آج کل فرقہ بندی اس قدر عام ہے کہ ہر مسلمان پریشان ہے۔ کچھ لوگ اس صورتحال سے تنگ آکر اسلام سے دُور ہو رہے ہیں۔ اور کچھ لوگ تمام فرقوں کو درست سمجھتے ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں اپنی اُمت کے فرقوں کا ذکر کیا ہے وہاں صرف ایک فرقے کو جنتی کہا ہے۔ اور وہ اہلسنت والجماعۃ ہے۔ اہل سنت والجماعۃ کسے کہتے ہیں۔ اور اہل سنت کی تعریف کی صحیح تعریف کیا ہے۔ یہ ساری بحث ایک مکالمہ کی صورت میں اس رسالہ میں قارئین کو ملے گی۔ اصلی اور نقلی اہل سنت کا فرق واضح ہو گا۔ قارئین سے گذارش ہے کہ وہ تعصب کی عینک اتار کر نہایت تلاش حق کے جذبے کے تحت غیر جانبدار ہو کر اس کتابچے کو پڑھیں۔ دِل ٹھک جائے تو راہِ حق کو قبول کرنے میں ہرگز دیر نہ کریں۔

عبدالقدوس سلفی
امیر سلفیہ رائیٹنگ انجمن

المکتبۃ الرحمانیۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# اصلی اہلِ سنّت

★

ح ۔ السلام علیکم

م ۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ کہیے کہاں سے تشریف لائے ؟

ح ۔ یہیں شہر سے ۔

م ۔ آپ بہاولپور میں رہتے ہیں ؟

ح ۔ جی ہاں ۔

م ۔ پہلے کبھی دیکھا تو نہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ح ۔ میں پہلے کبھی آپ کی مسجد میں آیا نہیں ۔

م ۔ پھر آج کیسے تشریف لے آئے ؟

ح ۔ ایک مسئلہ دریافت کرنے آیا ہوں ۔

م ۔ فرمائیے ! بندہ حاضر ہے ۔

ح ۔ سُنا ہے اہلحدیث ایک نیا ہی فرقہ نکلا ہے جو نہ صحابہ کو مانتے ہیں، نہ اماموں کو، بلکہ بزرگوں کو بھی گالیاں دیتے ہیں ۔

م ۔ بھئی ! یہ سب یاروں کا پروپیگنڈا ہے۔ ورنہ دیا نتداری کی بات ہے کہ ہم نہ کسی کو بُرا کہتے ہیں ۔ نہ گالی دیتے ہیں بلکہ عزت والوں کی عزت کرتے ہیں اور ماننے والوں کو مانتے ہیں ۔

ح ۔ آپ اماموں کو مانتے ہیں ؟

م ۔ کیوں نہیں !

ح ۔ لوگ تو کہتے ہیں آپ اماموں کو نہیں مانتے ۔

م ۔ عیسائی بھی تو کہتے ہیں مُسلمان عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے ، تو کیا آپ عیسیٰ علیہ السّلام کو نہیں مانتے ۔

ح ۔ ہم تو عیسیٰ علیہ السّلام کو مانتے ہیں ۔

م ۔ پھر عیسائی کیوں کہتے ہیں، آپ عیسیٰ علیہ السّلام کو نہیں مانتے ۔

ح ۔ اس لیے کہ جیسے وہ مانتے ہیں ویسے ہم نہیں مانتے ۔

م ۔ اسی طرح سے لوگ ہمیں کہتے ہیں۔ کیونکہ جیسے وہ اماموں کو مانتے ہیں ویسے ہم نہیں مانتے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ح ۔ وہ اماموں کو کیسے مانتے ہیں؟

م ۔ نبیوں کی طرح ۔

ح ۔ نبیوں کی طرح کیسے ؟

م ۔ اُن کی پیروی کرتے ہیں ۔ ان کے نام پر فرقے بناتے ہیں ۔ حالانکہ پیروی اور انتساب صرف نبی کا حق ہے ۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ عیسائی اور مرزائی جو کافر ہیں ، وہ تو اپنی نسبت اپنے نبی کی طرف کرکے عیسائی اور احمدی کہلائیں ۔ اور آپ مسلمان ہوتے ہوتے اپنے نبی کو چھوڑ کر اپنی نسبت امام کی طرف کریں ۔ اور حنفی کہلائیں ۔ کیا عیسائی اور مرزائی اچھے نہ رہے جنہوں نے کم از کم نسبت تو اپنے نبی کی طرف کی ۔

ح ۔ آپ جو حنفی نہیں کہلاتے تو کیا امام ابوحنیفہؒ کو نہیں مانتے ۔

م ۔ اگر ہم حنفی نہیں کہلاتے تو اس کے یہ معنی تو نہیں کہ ہم ان کو امام بھی نہیں مانتے ۔ ہم ان کو امام مانتے ہیں لیکن نبی نہیں مانتے کہ آپ کی طرح ان کے نام پر حنفی کہلائیں ۔ آپ ہی بتائیں ۔ آپ جو شافعی نہیں کہلاتے تو کیا امام شافعیؒ کو نہیں مانتے ؟

ح ۔ ہم امام شافعیؒ کو ضرور مانتے ہیں لیکن جب حنفی کہلاتے ہیں تو پھر شافعی کہلانے کی کیا ضرورت ؟

م ۔ ہمیں بھی محمدی یا اہلحدیث کہلانے کے بعد حنفی کہلانے کی کیا ضرورت ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ح ۔ آپ محمدی کیوں کہلاتے ہیں
م ۔ آپ اپنے امام کے نام پر حنفی کہلائیں، ہم اپنے نبی کے نام پر محمدی نہ کہلائیں
آپ ہی بتائیں۔ نبی بڑا یا امام۔ محمدی نسبت اچھی یا حنفی ؟
ح ۔ نسبت تو محمدی بہتر ہے۔ لیکن حنفی بھی غلط تو نہیں۔
م ۔ غلط کیوں نہیں۔ اصلی باپ کے ہوتے ہوئے پھر کسی اور کی طرف منسوب ہونا کس شریعت کا مسئلہ ہے جب حضورؐ ہمارے رُوحانی باپ ہیں تو باپ کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف نسبت کرنے کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے باپ کا نہیں یا وہ غلط کار ہے جو اپنے آپ کو غیر کی طرف منسوب کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَائِکُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِیْہِ فَقَدْ کَفَرَ" "جو اپنے باپ سے نسبت توڑتا ہے وہ کفر کرتا ہے" (مشکوٰۃ)۔ دوسری حدیث میں فرمایا :۔
مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ وَھُوَ یَعْلَمُ فَالْجَنَّۃُ عَلَیْہِ حَرَامٌ (مشکوٰۃ)
"جو اپنی نسبت غیر باپ کی طرف کرتا ہے اس پر جنت حرام ہے" جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے دینی باپ ہیں تو ان کو چھوڑ کر غیر کی طرف نسبت کرنا بے دینی نہیں تو اور کیا ہے۔ اس کے علاوہ آپ بتائیں حنفی بننے کے لیے کہا کس نے ہے ؟ کیا اللہ نے کہا ہے یا اس کے رسول نے یا خود امام نے ؟ جب حنفی بننے کے لیے کسی نے کہا نہیں حنفیت اسلام کی کوئی قسم نہیں۔ حنفیت نام کی اسلام میں کوئی دعوت نہیں (لیس له دعوة في الدنيا ولا في الآخرة) تو حنفی نسبت غلط کیوں نہیں ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ح ۔ حنفی کہلانے والے جتنے پہلے گزرے ہیں کیا وہ سب غلط تھے ؟
م ۔ پہلے پہلے حنفی آجکل جیسے نہ تھے ، ان کی یہ نسبت شاگردی کی نسبت تھی ، مذہبی نسبت نہ تھی ۔ یہ نسبت گمراہی اس وقت بنتی ہے جب مذہبی ہو اور فرقہ پرستی کی بنیاد پر ہو ۔ اگر یہ نسبت اُستادی شاگردی کی ہو تو کوئی ہرج نہیں ۔

ح ۔ اگر حنفی کہلانا صحیح نہیں کیونکہ فرقہ پرستی ہے تو اہلِ حدیث کہلانا بھی تو فرقہ پرستی ہے ؟
م ۔ اہل حدیث کوئی فرقہ نہیں ۔ اہل حدیث تو عین اسلام ہے ۔ اسلام نام نبیؐ کی پیروی کا ہے اور نبی کی پیروی اس کی حدیث پر عمل کرنے سے ہو سکتی ہے ۔ لہٰذا اہلحدیث بنے بغیر تو چارہ ہی نہیں ۔

ح ۔ حدیث کو تو ہم بھی مانتے ہیں ۔
م ۔ صرف مانتے ہی ہیں عمل نہیں کرتے ۔ اگر عمل کرتے ہوتے تو اہلحدیث ہوتے ۔ آدمی مانتا بہت سوں کو ہے لیکن منسوب اُسی کی طرف ہوتا ہے جس سے اس کا تعلق ہوتا ہے ۔ ماننے کو مسلمان عیسٰی علیہ السّلام کو بھی مانتے ہیں لیکن عیسائی نہیں کہلاتے ، کیونکہ ان کی شریعت پر عمل نہیں کرتے ۔ مرزائی کہنے کو تو محمدؐ کو بھی مانتے ہیں لیکن کہلاتے احمدی ہی ہیں کیونکہ ان کا اصل تعلق مرزا غلام احمد سے ہے ۔

٭ مرزائیوں کا اپنے آپ کو "احمدی" کہلوانا یکسر غلط ہے ۔ وہ مرزائی ، قادیانی یا غلام احمدی کہلوا سکتے ہیں ۔ تاہم ہمیں انہیں مرزائی یا قادیانی ہی کہنا ، لکھنا اور بولنا چاہیے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے ہے جو ان کا نبی ہے محمد سے نہیں۔ ماننے کو آپ حدیث کو بھی مانتے ہیں اور امام شافعیؒ کو بھی، لیکن نہ اہلحدیث کہلاتے ہیں نہ شافعی، بلکہ حنفی کہلاتے ہیں۔ کیونکہ آپ کا اصل تعلق امام ابو حنیفہؒ اور ان کی فقہ سے ہے۔ نہ حدیث سے ہے نہ امام شافعیؒ سے۔ ماننے کو ہم بھی اماموں کو مانتے ہیں لیکن منسوب صرف محمدؐ کی طرف ہی ہوتے ہیں کیونکہ ان کی پیروی کرتے ہیں اور ان سے ہی زیادہ تعلق ہے۔

ح ۔ حضورؐ کو تو سب مانتے ہیں۔ حضورؐ کے بعد آپ کا کوئی امام نہیں؟

م ۔ حضورؐ کے بعد بھی کسی امام کی ضرورت ہے؟

ح ۔ زندگی متحرک ہے نت نئے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ آخر وہ کس سے لیتے ہیں؟

م ۔ حضورؐ سے لیں۔

ح ۔ ان سے اب کیسے؟ وہ اب کہاں ہیں؟

م ۔ آپ حیات النبیؐ کے قائل نہیں؟

ح ۔ حیات النبیؐ کا تو میں ضرور قائل ہوں۔

م ۔ پھر امام کی کیا ضرورت؟ جو لینا ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لیں۔

ح ۔ وہ اب کیا دیتے ہیں؟

م ۔ اگر کچھ دیتے نہیں تو حیات النبیؐ کیسی اور اس کا فائدہ کیا؟

ح ۔ حیات کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ اب کچھ دیتے لیتے ہیں

م ۔ پھر حیات کا اور کیا مطلب ہے؟

ح ۔ حیات کا مطلب تو یہ ہے کہ وہ سلام سنتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



م ۔ کیا وہ صرف سلام سُننے کے لیے حیات ہیں ۔ یہ حیات کیسی کہ اُن کے عاشق اُن کی آنکھوں کے سامنے شرک و بدعت کریں اور وہ چپ پڑے ان کو گمراہ ہوتا دیکھتے رہیں اور سلام سُنتے رہیں ۔ کیا وہ سلام سُننے کے لیے دنیا میں آتے تھے یا شرک و بدعت کو مٹانے اور دین سکھانے کے لیے ۔

ح ۔ دین تو وہ سکھا کر گئے تھے ۔ اب کیا سکھانا ہے ؟

م ۔ اگر وہ دین سکھا گئے تھے تو پھر امام کی کیا ضرورت ؟

ح ۔ زندگی میں نئے نئے مسائل پیدا ہوتے رہتے ہیں جن کا حل امام ہی پیش کر سکتا ہے ۔ اس لیے امام کا ہونا ضروری ہے ۔

م ۔ آجکل آپ کا امام کون ہے ؟ جو آپ کے پیش آمدہ مسائل حل کرتا ہے ۔

ح ۔ ہمارے امام تو امام اعظم ابو حنیفہؒ ہیں ۔

م ۔ وہ کب پیدا ہوئے ؟

ح ۔ ۸۰ھ میں ، یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ستر سال بعد ۔

م ۔ کیا ان کے بارے میں بھی آپ کا عقیدہ حیات النبیؐ کی طرح حیات الامام کا ہے ۔

ح ۔ نہیں وہ تو فوت ہو چکے ہیں ۔

م ۔ ان کو فوت ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا ؟

ح ۔ تقریباً ساڑھے بارہ سو سال ۔

م ۔ جب آپ امام کو حیات بھی نہیں سمجھتے اور حضورؐ کو حیات سمجھتے ہیں اور حضورؐ اور امام کی وفات میں کوئی زیادہ لمبا عرصہ بھی نہیں تو پھر یہ کیا بات کہ امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی فقہ تو زندگی کے مسائل حل کرے اور حضورؐ کی سنت فیل ہو جائے اور یہ کام نہ کر سکے۔

ج۔ امام صاحب نے اپنی زندگی میں ہی اصول دین کو سامنے رکھ کر فقہ کی ایسی تدوین کی کہ لاکھوں مسائل ایک جگہ جمع کر دیئے ... کام آئیں گے۔

م۔ حضورؐ نے یہ کام کیوں نہ کیا۔ آخر اس کی کیا وجہ کہ حضورؐ کا پیش کردہ دین تو صرف سو سال تک کام دے سکا لیکن امام صاحب نے دین کو ایسے انداز سے پیش کیا کہ آج تک کام دے رہا ہے بلکہ قیامت تک کام دیتا رہے گا۔ اس کی کیا وجہ ہے ؟ کہ حضورؐ کے تو سو سال بعد ہی امام کی ضرورت پڑ گئی جو زندگی کے بڑھتے ہوئے مسائل کا حل پیش کرے لیکن اس امام کے بعد تیرہ سو سال ہو گئے ، آج تک کسی امام یا نبی کی ضرورت پیش نہ آئی۔ وہی امام وہی فقہ کام دے رہے ہیں اور آپ اسی کے نام پر حنفی چلے آ رہے ہیں۔ اگر امام صاحب ایسے ہی تھے جیسا کہ آپ کا دعویٰ ہے تو اُن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ نبی ہونا چاہیے تھا تاکہ اختلافات ہی نہ ہوتے۔ نہ محمدی حنفی کا جھگڑا ہوتا نہ اماموں کا چکر ہوتا۔ شافعی ، مالکی حنبلی کا مسئلہ بھی ختم ہوتا۔ سب ایک ہوتے اور حنفی ہوتے۔ اب عجیب بات یہ ہے کہ حیات النبیؐ آپ لوگ حضور کو بتلاتے ہیں اور مسئلہ امام صاحب کے مانتے ہیں۔ کلمہ محمد رسول اللہ کا پڑھتے ہیں اور حنفی بن کر پیروی امام ابو حنیفہؒ کی کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ح۔ آپ لوگ حیات النبیؐ کے قائل کیوں نہیں؟
م۔ اگر حضورؐ حیات ہوں تو ہم حیات النبیؐ کے قائل ہوں۔ اس عقیدے کا کوئی فائدہ ہو تو ہم اس کے قائل ہوں۔ جب آپ لوگ حنفی بن گئے تو حیات النبیؐ کا عقیدہ کہاں رہا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ لوگ جو حیات النبیؐ کے قائل ہیں تو صرف رسمی طور پر قائل ہیں۔ دل و عقل سے آپ بھی اس کو صحیح نہیں سمجھتے۔ اگر آپ لوگ اسے صحیح سمجھتے ہوتے تو کبھی حنفی نہ بنتے۔ آپ کا حضورؐ کے بعد حنفی بن جانا اس بات کی بین دلیل ہے کہ آپ حضورؐ کو زندہ نہیں سمجھتے۔ ورنہ کون ایسا بدبخت ہے جو نبی کی زندگی میں امام اور پیر پکڑتا پھرے۔ آپ جو امام اور پیر پکڑتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ آپ حضورؐ کو یا زندہ نہیں سمجھتے یا کافی نہیں سمجھتے۔
ح۔ آپ لوگ حضورؐ کی حیات کے بالکل قائل نہیں؟
م۔ ہم لوگ حضورؐ کی برزخی حیات کے قائل ہیں۔ دنیوی حیات کے قائل نہیں۔
ح۔ اس کا کیا مطلب؟
م۔ یہی کہ دنیا میں آپ خود زندہ نہیں بلکہ آپ کی نبوّت زندہ ہے۔ برزخ میں اللہ کے ہاں آپ خود زندہ ہیں۔
ح۔ دُنیا میں اگر حضورؐ زندہ نہیں تو لوگ اُن سے دین کیسے لیتے ہیں؟
م۔ جس امام کو آپ پکڑے ہوئے ہیں وہ کیا دنیا میں ہے؟
ح۔ دُنیا میں تو وہ بھی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



م ۔ پھر آپ اس سے مسئلے کیسے لیتے ہیں۔

ح ۔ ان کی تو کتابیں موجود ہیں۔

م ۔ تو کیا حضورؐ کی حدیث موجود نہیں؟

ح ۔ کتابیں تو اماموں نے خود لکھی ہیں۔ لیکن حدیث تو حضورؐ نے خود نہیں لکھی۔ اس کو تو لوگوں نے بعد میں ہی جمع کیا ہے۔

م ۔ فقہ حنفی جس کو آپ مانتے ہیں۔ وہ کون سی امام صاحب نے خود لکھی ہے۔ وہ بھی تو لوگوں نے ہی جمع کی ہے۔ اور وہ بھی بغیر سند کے۔ پھر جیسے فقہ آپ تک پہنچ گئی حدیث ہم تک پہنچ گئی۔ آپ جیسے اپنے امام کی فقہ کو فقہ حنفی کہتے ہیں۔ اس سے کہیں زیادہ یقین کے ساتھ ہم حدیث کو حدیث رسول کہتے ہیں۔ کیونکہ فقہ آپ لوگوں تک بغیر سند کے پہنچی ہے اور حدیث ہم لوگوں تک پوری سند کے ساتھ پہنچی ہے۔ اِس کے علاوہ حدیث دین ہے، اللہ اس کی حفاظت کا ذمّہ دار ہے۔ کسی امام کی فقہ کا اللہ تعالیٰ ذمّہ دار نہیں۔

ح ۔ اللہ فقہ کا ذمہ دار کیوں نہیں؟

م ۔ اس لیے کہ فقہ لوگوں کی رائے کو کہتے ہیں جو غلط بھی ہو سکتی ہے اور صحیح بھی۔ فقہ اللہ کی وحی نہیں ہے۔ حتیٰ جو صحیح ہی ہو۔ فقہ ہر امام اور فرقے کی علیٰحدہ علیٰحدہ ہوتی ہے۔ حدیث رسول کی ہوتی ہے اور سب کے لیے ایک ہوتی ہے۔ فقہ بدلتی رہتی ہے۔ حدیث بدلتی نہیں۔ لہٰذا حدیث دین ہے۔ فقہ دین نہیں۔ اسی لیے اللہ فقہ کی حفاظت کا ذمّہ دار نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ح ۔ کیا سچ مچ ہی فقہ حنفی امام صاحب نے خود نہیں لکھی۔

م ۔ کسی حنفی عالم سے پوچھ لیں۔ اگر کوئی ثابت کر دے تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ح ۔ مان لیا کہ حدیث رسول کی ہے، لیکن حدیث کو ہر کوئی سمجھ تو نہیں سکتا۔

م ۔ کیا فقہ کو ہر کوئی سمجھ لیتا ہے؟

ح ۔ فقہ تو بہت آسان ہے۔

م ۔ کیا بغیر پڑھے آجاتی ہے؟

ح ۔ نہیں پڑھنی تو پڑتی ہے۔

م ۔ پھر کیا حدیث پڑھنے سے نہیں آتی۔

ح ۔ آ تو جاتی ہے لیکن اس کا سمجھنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ حدیثوں میں اختلاف بہت ہے۔ حدیثوں کا سمجھنا تو امام ہی کا کام ہے۔

م ۔ یہ سب دشمنانِ رسول کی اڑائی ہوئی باتیں ہیں، ورنہ حدیثوں میں اختلاف کہاں؟ اختلاف تو فقہ میں ہوتا ہے جو نام ہی اقوال و آراء کا ہے۔ جو ہے ہی مظنۃ اختلاف۔ حدیث تو رسول کے قول و فعل کو کہتے ہیں جس میں اختلاف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ دین ہونے کی وجہ سے اللہ اس کا ذمہ دار ہے۔

ح ۔ فقہ میں بھی اختلاف ہے؟

م ۔ فقہ میں تو اتنا اختلاف ہوتا ہے کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ بڑے ضروری اور اہم مسائل میں بھی اختلاف ہے۔ مثلاً مستعمل پانی کو ہی لے لیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جس سے ہر وقت واسطہ پڑتا ہے۔ کوئی پاک کہتا ہے، کوئی پلید، کوئی زیادہ پاک، کوئی کم پلید کوئی زیادہ پلید۔

ح۔ یہ تو عالموں کی رائے کا اختلاف ہوگا۔ امام صاحب کا فیصلہ کیا ہے؟

م۔ امام صاحب کے ہی تو مختلف قول ہیں۔ امام محمدؒ کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے کہ استعمال شدہ پانی خود پاک ہے۔ دوسری چیز کو پاک نہیں کر سکتا۔ امام صاحب کا دوسرا قول یہ ہے کہ مستعمل پانی پلید ہے۔ امام حسنؒ کی روایت میں نجاستِ غلیظہ ہے اور امام ابو یوسفؒ کی روایت میں نجاستِ خفیفہ۔

(ھدایہ صد ۲۲)

غنیۃ المستملی میں گھوڑے کے جوٹھے کے بارے میں لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ سے اس سلسلے میں چار روایتیں ہیں:

ایک روایت میں نجس، ایک روایت میں مشکوک، ایک روایت میں مکروہ اور ایک روایت میں پاک۔ بتائیے اب حنفی مقلد کہاں جائے، کس کو صحیح سمجھے؟

حنفی مولوی حدیث سے تو متنفر کرتے ہیں اختلاف کا ہوا دکھا کر اور یہ نہیں دیکھتے کہ ہمارے گھر میں کیا ہو رہا ہے۔ ان لوگوں کی تو یہ مثال ہے: فرّ من المطر وقام تحت المیزاب "بارش سے بھاگا اور پرنالے کے نیچے کھڑا ہو گیا" حدیث کو تو چھوڑا اس لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ اس میں اختلاف ہے، حالانکہ اس میں اختلاف نہیں، اور پھنس گئے یا کر اختلاف کی دلدل یعنی فقہ میں۔

ح - آپ لوگ ہماری طرح کسی ایک امام کو نہیں پکڑتے؟

م - نہیں۔ اوّلاً اس لیے کہ حضورؐ کے بعد کسی کو پکڑنے کی ضرورت نہیں۔

ثانیاً، نبیؐ کے بعد کوئی ایسا معصوم نہیں جس سے غلطی نہ ہو۔ اگر ہم کسی ایک کو پکڑیں گے، اور غلطی میں بھی اس کی پیروی کریں گے، تو گمراہ ہو جائیں گے۔ امام تو شاید اپنی اجتہادی غلطی کی وجہ سے بخشا جائے لیکن ہم مارے جائیں گے۔

ثالثاً، حضورؐ کے بعد کوئی ایسا کامل نہیں کہ جس کو پکڑ کر سارے کام چل جائیں حنفی بننے کے بعد ماتریدی بننا پڑتا ہے۔ پھر کبھی قادری۔ کبھی چشتی، کبھی سہروردی، کبھی نقشبندی۔ حضورؐ کے بعد کوئی ایسا نہیں کہ ایک کو پکڑ کر گزارہ ہو۔ در در کی ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں۔

رابعاً، ایک کو پکڑنے سے باقی اماموں کا انکار لازم آتا ہے۔ ایک کو پکڑنے سے فرقے پیدا ہوتے ہیں۔ دین کے ٹکڑے ٹکڑے ہوتے ہیں ایک کے چار ٹکڑے ایسے ہی تو ہو گئے۔ قرآن کہتا ہے کہ وَلَا تَفَرَّقُوْا فرقے فرقے نہ ہو۔ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا۔ (الرّوم-۳۱-۳۲)

جو فرقے بنا لیتے ہیں وہ مشرک ہو جاتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے بعد کسی ایک کو پکڑنا دین کو برباد کرنے اور خود کو شرک بنانے کے مترادف ہے۔ اعاذنا اللہ منہ۔

ح۔ آپ کا فرقہ کب سے بنا ہے؟

م۔ ہمارا فرقہ بنا نہیں۔ فرقہ تو وہ بنتا ہے جو اصل سے کٹتا ہے۔ اور حضور کے بعد کسی ایک کو امام پکڑ کر اپنا نام اس کے نام پر رکھتا ہے، پھر اس کی تقلید کرتا ہے۔ ہم تو اصل ہیں یعنی اہلحدیث اور اسی وقت سے ہیں جب سے حدیث ہے، اور حدیث اس وقت سے ہے جب سے رسول کریمؐ ہیں۔ ہم حضورؐ کے بعد کسی کو نہیں پکڑتے کہ اس کی تقلید کر کے فرقہ بنیں۔ ہم فرقہ نہیں، ہم اصل ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں اور ان کی حدیث پر عمل پیرا ہیں۔

ح۔ آپ ہماری طرح اہلسنت کیوں نہیں؟

م۔ آپ اہل سنت کہاں آپ تو حنفی ہیں۔ اہل سنت تو ہم ہیں جو حنفی، شافعی کچھ نہیں۔ صرف اہل سنت ہیں۔

ح۔ آپ تو کہتے ہیں ہم اہل حدیث ہیں۔

م۔ اہلحدیث اور اہلسنت میں کچھ فرق نہیں۔ اصل اہلسنت اہلحدیث ہی ہوتے ہیں۔

ح۔ آپ اہلحدیث کیوں ہیں؟

م۔ تاکہ حنفی اہلسنت اور اصلی اہل سنت میں فرق ہو جائے۔ اصلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اہلِ سُنّت وہ ہوتا ہے جو صرف سُنّتِ رسول کا پابند ہو۔ کسی امام کا مقلد نہ ہو۔ وہ سُنّت اسے سمجھتا ہے جو صحیح حدیثِ رسُول سے ثابت ہو۔ اس کے نزدیک حدیثِ رسُول ہی سُنّت کا معیار ہے۔ حدیث سے ہی ہر مسئلہ میں وہ تمسّک کرتا ہے۔ اسی لیے اسے اہلحدیث کہتے ہیں۔ جب اسلام سُنّتِ رسُولؐ کا نام ہے اور سُنّتِ رسولؐ بغیر حدیثِ رسولؐ کے مل ہی نہیں سکتی تو اہلِ سُنّت بغیر اہلِ حدیث کے ہو ہی نہیں سکتا۔ حنفی اہلِ سنت وہ ہے جو شیعہ کے مقابلے میں تو اہلِ سُنّت والجماعۃ ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ سنت اور جماعتِ صحابہؓ کو ماننے کا دعویدار ہے اور وہ منکر ہیں۔ لیکن عملاً یہ اہلِ سُنّت نہیں ہوتا، بلکہ حنفی ہوتا ہے۔ کیونکہ امام ابوحنیفہ کی تقلید کرتا ہے اور اہلِ سُنّت کی تعریف میں کسی امام کی تقلید کرنا بالکل شامل نہیں۔ اہلِ سُنّت اسے کہتے ہیں جو سُنّتِ رسولؐ پر چلے اور حنفی اسے کہتے ہیں جو فقہ حنفی پر چلے۔ اب دونوں کو ایک ثابت کرنے کے لیے سُنّتِ رسول اور فقہ حنفی کو ایک ثابت کرنا ضروری ہے جو کہ قریباً ناممکن ہے۔ جب سنتِ رسُول اور فقہ حنفی ایک ثابت نہیں ہو سکتے تو اہلسنت اور حنفی بھی ایک نہیں ہو سکتے۔ ان میں فرق ضرور رہے گا۔

ح۔ مَیں سمجھتا ہوں فرق تو ان میں کوئی خاص نہیں۔

م۔ فرق تو اہلسنت اور اہلحدیث میں نہیں۔ دونوں ایک ہیں کیونکہ سنت بھی رسُول کی اور حدیث بھی رسُول کی۔ حنفی اور اہلسنّت میں تو بہت

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فرق ہے۔

ح ۔ کیا فرق ہے؟

م ۔ یہی کہ حنفیت اُمتیوں کی بنائی ہوئی ہے اور سنّت نبی کی ۔ جو فرق نبی اور اُمتی میں ہے وہی فرق حنفی اور اہلسنت میں ہے ۔ حنفی اہلسنت وہ ہے جس کی قومیت تو اہلِ سنّت ہے لیکن اس کا گوت (خاندان) حنفی ہے ۔ جس کی نسبت سے اب وہ اپنے آپ کو حنفی کہتا ہے اور فخر محسوس کرتا ہے ۔ حنفی اہلسنت قدیمی آباء واجداد کی وجہ سے اہلسنت کہلاتا ہے اور انتساب جدید کی وجہ سے حنفی ۔ یعنی اصل ونسل کے اعتبار سے تو وہ اہلسنّت ہے ۔ لیکن اپنے کسب کے لحاظ سے حنفی ہے ۔ ظاہر ہے کہ مذہب کوئی نسلی قسم کی چیز نہیں کہ باپ کے بعد بیٹے کا بھی وہی ہو ۔ مذہب تو اپنا کسب ہے ۔ اپنی پسند ہے جو آپ کے عقائد واعمال ہیں وہی آپ کا مذہب ہے ۔ کوئی آدمی اس وجہ سے اہلِ سنت نہیں کہلا سکتا کہ اس کے بزرگ اہلسنت تھے ۔ اہلسنت تو وہی ہو سکتا ہے جو خود اہلسنّت ہو ۔ یعنی سنّتِ رسول پر چلے ۔ اہلسنّت وہ نہیں ہو سکتا ۔ جو خود تو بدعتیں کرے ۔ حنفیت اور بریلویت کو اپنائے اور پدرم سلطان بود کی وجہ سے اہلسنّت کہلائے ۔ اہلسنّت مذہب ہے قوم نہیں ۔ مذہب بدلتا رہتا ہے ، قوم بدلتی نہیں ۔ مذہب کا تعلق عمل سے ہے قوم سے نہیں ۔ جو آپ کا عمل ہوگا وہی آپ کا مذہب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہوگا۔ اگر عمل سنت ہے تو مذہب اہلسنت ہے۔ اگر عمل کسی پیر، فقیر، امام، ولی کی پیروی ہے تو مذہب اسی کا ہے جس کی پیروی ہے حنفی، بریلوی، اہلسنت کا اپنے آپ کو اہل سنت کہنا ایسا ہی ہے جیسا کہ آج کل کے اکثر مسلمانوں کا اپنے آپ کو مسلمان کہنا۔ وہ اسلام کی حقیقت سے بالکل واقف نہیں۔ اس کے باوجود وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، صرف اس وجہ سے کہ ان کے نزدیک مسلمان ایک قوم ہے جو کبھی بدلتی نہیں۔ وہ اسلام کے منافی جو مرضی کرتے رہیں ان کی مسلمانی میں فرق نہیں آتا۔ آج کل کتنے مسلمان ہیں کہ موروثی مذہب ان کا اسلام ہے لیکن ذاتی مذہب ان کا سوشلزم ہے اور وہ اپنے آپ کو سوشلسٹ مسلمان کہتے ہیں۔ حالانکہ اسلام کا کوئی ایڈیشن یا کوئی قسم از قسم سوشلزم و جمہوریت نہیں۔ جیسا کہ شافعیت و حنفیت بھی اسلام کی قسمیں نہیں۔ سوشلزم ہو یا جمہوریت حنفیت ہو یا شافعیت، دیوبندیت ہو یا بریلویت، یہ سب اسلام میں اضافے ہیں جن کا اسلام بالکل متحمل نہیں۔ اسلام ایک خالص دودھ ہے جو نہ ازموں کی پلید ملاوٹ کا روادار ہے، نہ اماموں کی پاک آمیزش کا۔ دودھ میں پاک پانی ملے یا پلید، دودھ خالص نہیں رہتا۔ دودھ اس وقت تک دودھ ہے جب تک وہ خالص ہے۔ جونہی اس میں کوئی ملاوٹ ہوئی، پاک یا پلید وہ ملاوٹی ہو گیا۔
اسی طرح اہلسنت جو کہ خالص اسلام ہے اُسی وقت تک اہلسنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے جب تک وہ صرف اہلسنّت ہے۔ جونہی وہ حنفی، بریلوی یا کسی اور قسم کا اہلسنت بنا ملاوٹی ہو گیا۔ اصلی نہ رہا اور اللہ تعالیٰ بغیر اصلی کے کبھی قبول نہیں کرتا۔

ح۔ آپ جو مرضی کہیں عوام تو حنفیوں خاص کر بریلویوں کو ہی اہلسنّت مانتے ہیں۔

م۔ عوام کو نہیں دیکھا کرتے۔ عوام تو کالانعام ہوتے ہیں۔ دیکھا تو حقیقت کو کرتے ہیں کہ حنفی بریلوی کی حقیقت کیا ہے اور اہلسنّت کی کیا۔ اہلِ سُنّت کی حقیقت یہ ہے کہ وہ سُنّتِ رسول کا پابند ہو۔ بدعات کے قریب نہ جاتے۔ حنفی بریلوی وہ ہے جو حنفیت و بریلویت کا پابند ہو جو بذاتِ خود بدعتیں ہیں۔ اب جس کی ذات ہی بدعت ہو وہ اہلِ سُنّت کیسے ہو سکتا ہے۔ رہ گیا عوام کا کہنا یا خود ان کا اہلسنت کہلانا تو یہ عرفاً ہے۔ عُرف کے لیے ضروری نہیں کہ وہ حقیقت بھی ہو۔ عُرفِ عام میں تو ہر کلمہ گو کو مسلمان کہہ دیتے ہیں۔ اور ہر داڑھی والے کو صوفی اور مولوی۔ مشرک ہو یا موحد سُنّی ہو یا شیعہ، ضروریاتِ دین کا قائل ہو یا منکر۔ حتیٰ کہ مرزائی بھی آج تک عُرفِ عام میں مسلمان ہی شمار ہوتے رہے ہیں۔ تو کیا یہ حقیقت ہے؟ کیا واقعی ہر کلمہ گو مسلمان ہوتا ہے خواہ اس کے عقائد و اعمال کچھ ہی ہوں؟ اگر یہ صحیح ہے تو مرزائی کافر کیوں کیا اس کا وہی کلمہ نہیں جو سب مسلمان پڑھتے ہیں۔ جب عقیدے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی خرابی سے مرزائی مسلمان نہیں رہ سکتا تو شرک و بدعت کرنے والا اہل سنت کیسے ہو سکتا ہے؟ حنفی بریلوی جو اہلسنّت مشہور ہیں تو وہ صرف شیعہ کی وجہ سے کیونکہ شیعہ کے مقابلے میں سب ہی اہلسنّت ہیں۔ بریلویوں کی چونکہ اکثریت ہے۔ اس لیے وہ اس نام سے زیادہ مشہور ہیں۔ لیکن شیعہ کے اہل سُنّت کہنے سے بریلوی اہلسنت نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ ہندوؤں اور انگریزوں کے کہنے سے مرزائی مسلمان نہیں ہو سکتے۔ کوئی چیز کیا ہے، اس کے لیے اس کی حقیقت کو دیکھا جاتا ہے نہ کہ عوام کالانعام کو کہ وہ کیا کہتے ہیں۔

ح۔ بریلوی صرف شیعہ کے کہنے سے ہی اہلسنّت نہیں۔ اہلسنّت ہونے کے تو وہ خود بھی زبردست دعویدار ہیں۔

م۔ زبردست نہیں بلکہ زبردستی دعوے دار ہیں۔ صرف دعوے سے کیا ہوتا ہے۔ اگر کوئی منہ کرے بریلی کو اور قبلہ کہے کعبے کو۔ راستہ چلے کوفے کا اور دعوٰے کرے مدینے کا تو اُسے کون سچا کہے گا۔ زبردست دعوٰی تو مرزائی بھی کرتے ہیں۔ کیا وہ مرزائی رہتے ہوتے اپنے دعوے سے مسلمان ہو سکتے ہیں۔

ح۔ آپ کا بھی تو دعوٰی ہی ہے کہ ہم اہلسنّت ہیں۔

م۔ دعوٰی ہی نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ کیونکہ ہم صرف رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہیں اور انہی کو اپنا امام وہادی، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پیر و مُرشد سمجھتے ہیں۔ ان کے سوا کسی کی طرف منسوب نہیں ہوتے
ہم بھی اہلسنّت نہ ہوتے اگر آپ کی طرح کسی امام کے مقلّد ہوتے۔
اور اس کے نام پر اپنی جماعت کا نام رکھتے۔

ح۔ آپ کو بھی تو وہابی کہتے ہیں؟

م۔ وہابی تو آپ ہمیں بناتے ہیں۔ ورنہ ہم وہابی کہاں؟

ح۔ ہمیں آپ کو وہابی بنانے کی کیا ضرورت۔

م۔ تاکہ ایک حمام میں سارے ہی ننگے ہوں یعنی سارے ہی مقلّد ہوں تاکہ
ایک دوسرے کو طعنہ نہ دے سکیں۔

ح۔ مقلّد ہونا بھی کوئی طعنہ ہے۔

م۔ زبردست۔ لیکن اگر کوئی سمجھے تو!

ح۔ طعنہ کیسے؟

م۔ مقلّد تو انسان کو جانور کہنے کے مترادف ہے کیونکہ تقلید جانور کے
گلے میں پٹہ ڈالنے کو کہتے ہیں۔ یہ فعل جانوروں کے لیے ہے۔ یہی
وجہ ہے کہ اللہ اور اس کا رسُول اس لفظ کو انسانوں کے لیے کبھی
استعمال نہیں کرتے۔ قرآن و احادیث میں یہ لفظ صرف جانوروں
کے لیے آتا ہے۔

ح۔ آپ تقلید کسی کی بھی نہیں کرتے۔

م۔ جب تقلید ہے ہی جانوروں کے لیے انسانوں کا یہ فعل ہی نہیں
ہم تقلید کسی کی بھی کیوں کریں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ح ۔ سنا ہے تقلید کے بغیر تو گذارہ ہی نہیں تقلید تو ہر کوئی کرتا ہے تقلید تو آپ بھی کرتے ہیں۔ ماں باپ کی بھی اور استاد کی بھی۔

م ۔ اگر اسی کا نام تقلید ہے اور وہ ہم بھی کرتے ہیں تو آپ ہمیں غیر مقلد کیوں کہتے ہیں؟ اگر ماں باپ یا استاد کی بات ماننا بھی تقلید ہے تو آپ اپنے امام کو مقلد کیوں نہیں کہتے۔ آپ کیوں کہتے ہیں کہ مجتہد مقلد نہیں ہوتا۔ کیا اس کے ماں باپ نہیں ہوتے یا وہ اپنے ماں باپ کا فرمانبردار نہیں ہوتا۔ یہ سب مقلدین کے مولویوں کی تلبیس ابلیس ہے۔ ورنہ تقلید جو مابہ النزاع ہے یہ نہیں۔

ح ۔ آپ لوگ اللہ کے رسول کی بھی تقلید نہیں کرتے؟

م ۔ جب اللہ کے رسول نے تقلید کے لیے کہا ہی نہیں تو رسول کی تقلید کیسے ہو سکتی ہے۔ ویسے بھی تقلید اُس آدمی کی بات ماننے کو کہتے ہیں جس کی بات شرعی دلیل نہ ہو۔ جب رسول کا ہر قول و فعل شریعت ہے تو رسول کی تقلید نہیں ہو سکتی۔ تقلید سے تو اللہ ہر انسان کو بچائے یہ تو بہت بڑی لعنت ہے۔ اس سے بڑی ذلالت اور کیا ہو سکتی ہے کہ آدمی اپنے گلے میں کسی ایسے کا رسہ ڈالے جو جانے نہ پہچانے اور نہ کسی کام آئے۔ نہ پکڑانے میں نہ چھڑانے میں۔

ح ۔ ہم اپنے امام کو نہیں جانتے؟

م ۔ آپ کو کس نے بتایا ہے کہ یہ آپ کا امام ہے، اسے پکڑ لو۔ اس کا رسہ اپنے گلے میں ڈال لو۔ یہ آپ کو پار لگائے گا۔ یہی پکڑائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یہی چھڑاتے گا۔ اللہ کا رسول جس کو اللہ نے امام مقرر کیا ہے، جس کا کلمہ پڑھوایا ہے جس کی سنّت کو اپنا قانون ٹھہرایا ہے اور قانون بھی ایسا کہ وہی پکڑاتے گا وہ چھڑاتے گا، اس کی تو تقلید نہ ہو اور اپنے گھڑ کے بناتے ہوتے امام کی تقلید ہو جو قیامت کو نہ جانے نہ پہچانے کہ کون میرا کون غیر؟

ح۔ جب آپ کسی کی تقلید بالکل نہیں کرتے تو پھر آپ کو وہابی کیوں کہتے ہیں۔

م۔ یہی بات تو ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ حنفی لوگ ہمیں ایک طرف تو غیر مقلد کہتے ہیں اور ایک طرف وہابی۔ حالانکہ اگر کوئی غیر مقلد ہو تو وہابی کیسا۔ اگر وہابی ہو تو غیر مقلد کیسا؟ حقیقت تو یہ ہے کہ جتنے اہل بدعت ہیں وہ اہلحدیث سے بہت بغض اور حسد رکھتے ہیں۔ اسی حسد میں وہ ان کے طرح طرح کے نام رکھتے ہیں۔ خواہ اِن ناموں سے ان کی اپنی حماقت ہی ظاہر ہوتی ہو۔ یہی حال مخالفین کا حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ تھا۔ وہ بھی ان کے مختلف نام رکھتے تھے۔ کبھی ساحر کہتے، کبھی شاعر، کبھی کاہن کہتے، کبھی مجنون، کبھی صادق و امین کہتے، کبھی کذّاب و مفتری ... اسی لیے اللہ نے فرمایا اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا۔ ان حاسدین کو دیکھو یہ کیسے آپ کے اُلٹے سیدھے نام رکھتے ہیں بغض و حسد میں ایسے کور باطن ہو رہے ہیں کہ ان کو صحیح بات سوجھتی ہی نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# اہل حدیث۔ پیر عبدالقادر جیلانیؒ کی نظر میں

اب آپ شاہ عبدالقادر جیلانیؒ کا بیان خوش نشان بھی سنیں جو ہمارے حق میں زبردست شہادت ہے۔ وہ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین ص۲۹۴ پر فرماتے ہیں:

" اعلم ان لاھل البدع علامات یعرفون بھا فعلامۃ اھل البدعۃ الوقیعۃ فی اھل الاثر الخ

" بدعتیوں کی بہت سی علامتیں ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ بڑی علامت ان کی یہ ہے کہ وہ اہلِ حدیث کو بُرا بھلا اور سخت سُست کہتے ہیں اور یہ سب اس عصبیت اور بغض کی وجہ سے ہے جو ان کو اصل اہلسنّت سے ہوتا ہے۔ اہلِ سنّت کا صرف ایک ہی نام ہے اور وہ اہلحدیث ہے "

شاہ عبدالقادر صاحب کے اس بیان سے واضح ہوگیا کہ جو اہلحدیث کو بُرا بھلا کہتے ہیں وہ بدعتی ہیں اور جو بدعتی ہوں وہ اہلِ سُنت نہیں ہوسکتے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ

(۱) اہلحدیث کو بُرا بھلا کہنے والے اہلِ سنّت نہیں ہوسکتے۔

(۲) جو اہلحدیث کے اُلٹے سیدھے نام رکھتے ہیں، کبھی وہابی کہتے ہیں، کبھی غیر مقلد، وہ سب بدعتی ہیں اور یہ بدعتی اہلِ سنّت نہیں ہو سکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(۳) اہلِ سنّت صرف اہلحدیث ہیں۔ باقی زبردستی کے دعویدار ہیں۔

(۴) جب شاہ جیلانی ؒ ناجی جماعت صرف اہلِ سنّت کو قرار دیتے ہیں۔ اور وضاحت فرماتے ہیں کہ اہلِ سنّت صرف اہلحدیث ہوتے ہیں تو ثابت ہُوا کہ وہ خود بھی اہل حدیث تھے۔

(۵) جب شاہ جیلانی اہلحدیث تھے اور تھے بھی پیرِ کامل مُسلّم عند الکل تو معلوم ہُوا کہ اہلحدیثوں میں بڑے بڑے ولی گزرے ہیں۔

(۶) جاہل عالموں کا یہ کہنا غلط ہے کہ اہلحدیث کوئی ولی نہیں ہُوا۔

(۷) جب ناجی فرقہ اہلسنت ہیں۔ اور اہلسنت صرف اہلحدیث ہیں اور ولی کا ناجی ہونا ضروری ہے تو ثابت ہُوا کہ ولی صرف اہلحدیث ہی ہو سکتا ہے۔

(۸) جب ولی صرف اہلحدیث ہی ہو سکتا ہے تو ثابت ہُوا کہ جتنے ولی گذرے ہیں وہ سب اہلحدیث تھے۔

(۹) جو اہلحدیث نہیں تھا۔ وہ ولی بھی نہیں تھا، خواہ جہلاء نے اُسے ولی مشہور کر رکھا ہو۔

(۱۰) نجات کے لیے بھی اور ولی بننے کے لیے بھی اہلحدیث ہونا ضروری ہے۔ جو اہلحدیث نہ ہو ولی بننا تو درکنار، اس کی نجات کا مسئلہ بھی خطرے میں ہے۔

ح۔ آپ نے تو مجھے بہت ڈرا دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



م ۔ آپ خوش قسمت ہیں جو ڈر گئے ۔ ورنہ کتنے لوگ ہیں جن کو اپنی نجات کی فکر نہیں ۔ صرف فرقہ پرستی میں بدمست ہیں اور اس کی حمایت کو ہی دین کی خدمت سمجھتے ہیں ۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ پہلے حق کو پہچانے پھر اس پر پکا ہو جائے ۔

ح ۔ حق کا پتہ کیسے لگے ہر ایک ہی اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے ۔

م ۔ حق تو نبی کی سنت کو کہتے ہیں اور اسی پر چلنا راہِ نجات ہے ۔

ح ۔ کہنا تو ہر ایک یہی ہے کہ مَیں حق پر ہُوں ۔ یہ پتہ کیسے لگے کہ کون حق پر ہے ؟

م ۔ جو دین میں ملاوٹ نہ کرے ، وہ حق پر ہے ۔ اس اصول سے آپ ہر ایک کو جانچ سکتے ہیں ۔ دُنیا میں ہر فرقے نے نبی کے بعد اپنے آپ کو کسی نہ کسی کی طرف منسوب کر رکھا ہے اور یہ اس کے ملاوٹی ہونے کی دلیل ہے ۔ اہلحدیث ہی ایک ایسی جماعت ہے جو کسی طرف منسوب نہیں ہوتے ، صرف نبی کی سنت پر عمل کرتے ہیں جو حدیث سے ثابت ہو ۔

ح ۔ سُنّت کا کیا مطلب ہے ؟

م ۔ مَاسَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ جو راستہ رسولِ کریمؐ نے اُمّت کے لیے مقرر کیا ہو ، اُسے سُنّت کہتے ہیں اور اس پر چلنے والے کو اہلسنّت ۔

ح ۔ سُنّتِ رسولؐ کا پتہ کیسے اور کہاں سے لگتا ہے ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

م - حدیث پڑھنے سے اور حدیث کے عالموں سے پوچھنے سے

ح - حدیث کے تو سب ہی عالم ہوں گے -

م - حدیث کے عالم تو اصل میں اہلحدیث ہی ہوتے ہیں - اوروں کو اوّل تو حدیث آتی نہیں - اگر آجائے تو اُن کے پاس چلتی نہیں - اس لیے کہ حدیث ان کے ہاں چلتی نہیں - حدیث و سُنّت کے بارے میں کچھ دریافت کرنا ہو تو اہلحدیث عالموں سے دریافت کریں - فقہ کی کوئی بات پوچھنا ہو تو حنفی عالموں سے پوچھیں - چیز اپنی سے ہی اچھی ملتی ہے -

ح - حدیثیں کون کونسی معتبر ہیں ؟

م - حدیث کی کتابوں کے کئی درجے ہیں بعض اعلیٰ درجے کی بعض درمیانے درجے کی بعض گھٹیا درجے کی بعض بے کار سی - اعلیٰ درجے کی تین کتابیں ہیں ، بخاری ، مُسلم ، مؤطا امام مالک - درمیانے درجے میں ترمذی ، ابوداؤد ، نسائی اور مُسند احمد وغیرہ ہیں - تیسرے درجے میں طحاوی ، طبرانی اور بیہقی - وغیرہ کی کتابیں ہیں - تیسرے درجہ کی کتابوں میں چونکہ ہر طرح کی حدیثیں ہیں - اس لیے اعمال کا دارومدار اور محدثین اور فقہاء کا اعتبار صرف پہلے اور دوسرے درجے کی کتابوں پر ہے - چوتھے اور پانچویں درجے کی کتابیں بہت حد تک ساقط الاعتبار ہیں -

ح - کتابوں کی یہ تقسیم کس نے کی ہے ؟

م - پہلے علماء نے - شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی حجۃ اللہ پڑھ کر دیکھیں آپ کو انشاء اللہ سب کچھ معلوم ہو جائے گا -

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ح - اس تقسیم کو سب فرقے مانتے ہیں؟

م - اہلسنت کہلانے والے سب فرقے مانتے ہیں۔

ح - کیا درجہ اوّل کی کتابوں کی تمام حدیثیں صحیح ہیں؟

م - ہاں قریباً سب صحیح ہیں۔

ح - اللہ نے تو قرآن مجید میں مسلم نام رکھا ہے پھر آپ اہلحدیث کیوں کہلاتے ہیں؟

م - مسلم تو ہمارا ذاتی نام ہے جیسا کہ بچے کی پیدائش پر اس کا رکھا جاتا ہے لیکن اہلحدیث ہمارا وصفی نام ہے جو ہمارے طریق کار کو ظاہر کرتا ہے، آدمی کے کئی نام اس کے پیشے، مشاغل اور اس کے اوصاف کے پیش نظر پڑ جاتے ہیں۔ نہ یہ شرعاً ممنوع ہے، نہ عرفاً، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محمدؐ اور احمدؐ ذاتی نام تھے۔ حاشر، عاقب، مقفی وغیرہ بہت سے وصفی نام تھے جو آپ کو ممتاز کرتے تھے، قرآن مجید نے عیسائیوں کو اہلِ انجیل کہا ہے، وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنجِيلِ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فِيهِ (المائدۃ - ۴۷) - حدیث میں ہے، فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ "اے اہلِ قرآن وتر پڑھا کرو۔"

ح - کچھ بھی ہو حضورؐ کے زمانے میں تو یہ مسلمانوں کا نام نہیں تھا۔

م - کیوں نہیں تھا۔ نام تو تھا اگرچہ مشہور نہیں تھا، جب وصفی نام یا لقب رکھنا بشرطیکہ غلط اور بُرا نہ ہو، جائز ہے تو اگر وہ حضور صلی اللہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے زمانہ میں نہ بھی ہوتا تو کوئی ہرج نہیں کیوں کہ اس سے اسلام کی وضاحت ہوتی ہے، تفریق نہیں ہوتی، اہلسنت و اہلحدیث وغیرہ نام جو پہلے مشہور نہ ہوتے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت ان ناموں کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ نام رکھے جاتے ہیں امتیاز کے لیے۔ اس وقت سب مسلم تھے کوئی فرقہ نہیں تھا۔ سب کا طریق کار ایک ہی تھا۔ اس لیے اس وقت ان ناموں کی ضرورت نہ تھی، جب فرقہ پرستی شروع ہو گئی، تو یہ نام نمایاں ہوتے۔ جب شیعہ کا چرچہ ہُوا تو اہلسنت والجماعت کا نام مشہور ہُوا۔ جب اماموں کی تقلید نے زور پکڑا تو اہلحدیث کے نام کو فروغ ہُوا، چونکہ اہلسنت، اہلحدیث اور محمدی وغیرہ ناموں سے اتباعِ رسول اور تعلق بالرسول کا اظہار ہوتا ہے، اس لیے یہ نام بُرے نہیں۔ صحابہ اپنے آپ کو ان ناموں سے موسوم کرتے تھے۔

ح۔ اگر وصفی اور لقبی نام رکھنا بدعت نہیں تو پھر حنفی کہلانے میں کیا ہرج ہے۔

م۔ حنفی کہلانے میں بہت ہرج ہے۔ ایک حنفی کہلائے گا تو دوسرا شافعی، اس طرح سے اسلام میں فرقے پیدا ہونگے۔ جب ہمارا اصلی نام منجانب اللہ مسلمین ہے، تو وصفی اور لقبی نام ایسا ہونا چاہیے جو اصلی نام کا ممیّز و معرّف ہو، نہ کہ مُقسّم۔ حنفیّت سے اسلام کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تعریف نہیں ہوتی۔ کیونکہ حنفیت اسلام کی کوئی قسم نہیں ہے، بلکہ تفریق ہوتی ہے۔ دین کے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ حنفی، شافعی وغیرہ فرقے اسی طرح تو پیدا ہوتے ہیں اس لیے اپنے آپ کو حنفی وغیرہ کہنا دین میں تفریق پیدا کر کے اس کو برباد کرنا ہے، نام وہ رکھنا چاہیئے جو اسلام کے مترادف ہو اور وہ محمدی اہلسنت اور اہلحدیث وغیرہ ہی ہو سکتے ہیں۔ حنفی، شافعی وغیرہ نہیں، محمدی۔ اہلسنت اور اہلحدیث میں، اہلحدیث کا نام زیادہ جامع ہے کیونکہ محمدیت اور سنتِ رسول کو جانچنے کا معیار صرف حدیث ہے۔ اسی حدیث کے معیار نے بتایا کہ دیوبندی اور بریلوی کا اہلسنت کا دعویٰ صحیح نہیں کیونکہ ان کا حدیثوں کے مطابق سنتوں پر عمل نہیں۔ اہلحدیث کا نام اس لیے بھی زیادہ جامع ہے کہ لفظ حدیث قرآن کو بھی شامل ہے اس لیے اہلحدیث سے مراد وہ جماعت ہوتی ہے جو قرآن و حدیث پر عمل کرے۔ حنفیت کے لفظ میں قرآن و حدیث دونوں نکل جاتے ہیں صرف فقہ حنفی رہ جاتی ہے، جو خسارہ ہی خسارہ ہے۔

ح۔ ہم نے سنا ہے کہ آپ تقلید کو بھی شرک کہتے ہیں، حالانکہ تقلید کا شرک سے کیا تعلق؟

م۔ تعلق کیوں نہیں، تقلید اور شرک کا تو چولی دامن کا ساتھ ہے، شرک اُگتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہی تقلید کی سرزمین میں ہے، ہر مشرک پہلے مقلد ہوتا ہے پھر مشرک۔ اگر تقلید نہ ہو تو شرک کبھی پیدا نہ ہو، شرک پیدا ہی تقلید سے ہوتا ہے۔ شرک کو اپنی پیدائش کے لیے جس زمین اور فضا کی ضرورت ہے وہ تقلید ہی مہیا کر سکتی ہے۔ تقلید ہمیشہ جاہل بے عقل کرتا ہے۔ اور شرک بھی وہیں پایا جاتا ہے جہاں جہالت اور بے عقلی ہو، ان دونوں کے لیے ایسی فضا کی ضرورت ہے جہاں عقل کا فقدان اور اندھی عقیدت کا زور ہو، ان دونوں کی بنیاد کسی کو حد سے زیادہ بڑا اور اس کے مقابلے میں اپنے آپ کو چھوٹے سے چھوٹا سمجھنے پر ہے، اور یہی عبادت کا مفہوم ہے، عبادت کہتے ہیں دوسروں کو بڑے سے بڑا بیان کر اپنے آپ کو اس کے مقابلے میں چھوٹے سے چھوٹا سمجھنا یہی کچھ مقلد اپنے امام سے کرتا ہے۔ وہ اپنے امام کو اتنا بڑا سمجھتا ہے کہ خود کو اس کے سامنے جانور سمجھتا ہے اور جانوروں کی طرح سے اس کا قلادہ گلے میں ڈالنے کو اپنی سعادت خیال کرتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ اسے اللہ کا شریک ٹھہرا لیتا ہے۔

ح ۔ اللہ کا شریک کیسے ؟

م ۔ اس طرح کہ اس کی بات کو خدائی حکم سمجھتا ہے۔

ح ۔ یہ شرک اور شریک ٹھہرانا کیسے ہو گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



م - اللہ کا حق اپنے امام کو جو دیا، قرآن مجید میں ہے اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ (الشوریٰ - ۲۱)۔ "کیا ان مشرکوں نے ایسے شریک بنا رکھے ہیں جو ان کے لیے دین میں ایسے مسئلے بناتے ہیں جن کی منظوری اللہ نے نہیں دی"۔ اس آیت میں جس کے قول و قیاس کو دین سمجھا جاتے اس کو اللہ نے اپنا شریک قرار دیا ہے۔ اللہ کے اذن کے بغیر نبی کی بات دین نہیں ہو سکتی چہ جائیکہ عالموں کی آراء کو دین بنایا جاتے۔ لیکن مقلد اپنے امام کی بات کو دین سمجھتا ہے گویا جو حق تشریع اللہ کا تھا وہ اپنے امام کو دیتا ہے۔ سورۃ التوبہ میں تو اللہ نے صاف فرما دیا۔ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ (التوبہ - ۳۱)۔ یہود و نصاریٰ جب بگڑے جیسے کہ آج کل کے مسلمان بگڑے ہوتے ہیں تو انہوں نے اپنے علماء و مشائخ کو رب بنا لیا۔

عدیؓ بن حاتم جب مسلمان ہوئے تو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ ہم نے تو اپنے علماء اور مشائخ کو رب نہیں بنایا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم ان کے حلال کردہ کو حلال اور ان کے حرام کردہ کو حرام نہیں سمجھتے تھے، یعنی ان کی تجویزوں کو دین نہیں بنا لیتے تھے؟ انہوں نے کہا یہ بات تو تھی، آپؐ نے فرمایا یہی تو رب بنانا ہے (ترمذی)

ح - ہم تو اپنے امام کو رب نہیں بناتے ہم تو صرف امام مانتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



م ۔ رب تو وہ بھی نہیں کہتے تھے لیکن درجہ ان کو رب کا دیتے تھے اسی لیے اللہ نے اسے رب بنانا قرار دیا ہے ۔ نام بدل دینے سے حقیقت نہیں بدل جاتی حقیقت حقیقت ہی رہتی ہے، نام خواہ کچھ بھی رکھ دیا جاتے، آخر آپ امام کیوں بناتے ہیں

ح ۔ دین کے مسئلے لینے کے لیے ۔

م ۔ یہی کام تو یہود و نصاریٰ کیا کرتے تھے ۔ جیسا کہ حضرت عدیؓ نے مسلمان ہو کر تسلیم کیا ۔ کیا ایسی امامت کی اسلام میں گنجائش ہے ۔

ح ۔ کیا قرآن مجید میں نہیں وَجَعَلْنَاهُمْ اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا (الانبیاء ۔ ۷۳)

م ۔ یہ تو انبیاء کے بارے میں ہے، نبی تو امام ہو سکتا ہے بلکہ امام ہوتا ہے کیونکہ اسے خدا امام بناتا ہے، نبی کے سوا کوئی امام نہیں ہو سکتا ۔

ح ۔ آپ کہتے ہیں نبی کے سوا امام نہیں ہو سکتا حالانکہ اسلام میں بہت بڑے بڑے ائمہؒ دین گزرے ہیں ۔

م ۔ ائمہ دین سے مراد یہ ہے کہ وہ دینی علوم کے بڑے عالم تھے، نہ کہ قابلِ اطاعت تھے، جن کو دین کے مسئلے بنانے اور دینی پیروی کرانے کا حق ہو، کہ ان کے نام پر تقلیدی مذہب چلائے جائیں ۔ اس قسم کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



امامت کا تصور اسلام میں بالکل نہیں ہے۔ سب سے پہلے یہ عقیدہ شیعہ نے گھڑا، اہلسنّت نے یہ عقیدہ ان سے لیا، شیعہ نے یہ عقیدہ عقیدۂ رسالت کو کمزور کرنے کے لیے گھڑا تھا۔ ان کے ہاں پیغمبر اور امام میں کوئی فرق نہیں، دونوں معصوم، دونوں ایک ہی چشمے اور ایک ہی ڈول سے پانی پینے والے، جیسا کہ نہج البلاغہ میں ہے۔ لان مستقاهما من قلیب ومفرغهما من ذنوب۔ مقلد خواہ سُنّی ہو یا شیعہ امامت کا تصور قریباً ایک ہی ہے۔

ح ۔ شیعہ تو امام کو معصوم کہتے ہیں، ہم اپنے امام کو معصوم تو نہیں کہتے۔

م ۔ زبان سے بے شک نہ کہیں لیکن سمجھتے معصوم ہی ہیں، جبھی ان کے نام پر مذہب بنا کر حنفی کہلاتے ہیں، اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ اسلام میں سوائے پیغمبر کے کوئی امام نہیں ہو سکتا، چہ جائیکہ کسی کو امام اعظم بنایا جائے۔

ح ۔ امام تو ہم نے اس لیے بنایا ہے کہ قیامت کے روز بلایا ہی اماموں کے نام پر جائے گا۔ جیسا کہ آیت یَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ (بنی اسرائیل۔ ۷۱) میں ہے۔

م ۔ اس آیت میں امام سے مراد نامۂ اعمال ہے، آپ کے بنائے ہوئے امام نہیں، چنانچہ آگے وضاحت موجود ہے فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ "ہم تمام لوگوں کو ان کے نامۂ
اعمال٭ دے دیا گیا وہ اپنے نامۂ اعمال کو پڑھے گا (اور خوش ہوگا)
کے ساتھ بلائیں گے پھر جس کے دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال
ظلم کسی پر نہ ہوگا" لیکن اگر امام سے مراد امام ہی لیا جائے تو وہ امام
مراد نہیں جو آپ نے بنا رکھے ہیں، بلکہ امام سے مراد وہ امام ہیں جن
کو اللہ نے امام بنایا ہے یعنی انبیاء، قیامت کے روز امتوں کو ان کے
انبیاء کے نام پر بلایا جائے گا۔ اے فلاں نبی کی اُمت آؤ، اے
فلاں نبی کی اُمت آؤ۔ جیسا کہ قبر میں (مَنْ نَبِيُّكَ) سے اپنے
اپنے نبی کے بارے میں سوال ہوتا ہے۔ پھر خوش قسمت ہونگے وہ
لوگ جنھوں نے اپنے امام بنا کر ان کی تقلید نہیں کی، بلکہ نبیوں کی پیروی
کی۔ وہ اپنے نبیوں کے ساتھ جنت میں چلے جائیں گے، چنانچہ ابن کثیر
میں ہے هٰذَا اَكْبَرُ شَرَفٍ لِاَصْحَابِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّ اِمَامَهُمْ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الحدیث کے لیے یہ بہت بڑا شرف
ہے کہ ان کے امام صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں" وہ ان کے ساتھ جنت
میں چلے جائیں گے، اور اماموں کے مقلدین کھڑے رہ جائیں گے، پھر وہ
اپنے بلاتے ہوتے اماموں کے ساتھ دوزخ میں جائیں گے۔

ح۔ کیا ہمارے امام دوزخ میں جائیں گے؟

م۔ آپ کے امام ہیں کون؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ح - ہمارے امام، امام ابوحنیفہؒ ہیں۔

م - وہ آپ کے امام کیسے؟ کیا اللہ نے ان کو امام بنایا ہے؟

ح - اللہ نے تو نہیں بنایا۔

م - پھر کیا خود انہوں نے کہا تھا کہ میں تمہارا امام ہوں میری تقلید کرنا۔

ح - انہوں نے تو نہیں کہا۔

م - پھر وہ آپ لوگوں کے امام کیسے بن گئے؟

ح - ہم جو ان کو مانتے ہیں اور اپنا امام سمجھتے ہیں۔

م - آپ کے سمجھنے اور کہنے سے کیا ہوتا ہے جب تک امام اقتداء کی نیت نہ کرے وہ امام کیسے بن جائے گا۔ اگر ایسے امام بننے لگیں تو آپ کا کیا خیال ہے۔ امام ابوحنیفہؒ جن کو دیوبندی اور بریلوی دونوں امام مانتے ہیں، دیوبندیوں اور بریلویوں میں سے کس کو لے کر جنت میں جائیں گے، دیوبندی اور بریلوی دونوں تو جنت میں جا نہیں سکتے، کیونکہ وہ ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں، اگر بریلوی جنت میں گئے تو دیوبندی دوزخ میں جائیں گے اور اگر دیوبندی جنت میں گئے تو بریلوی دوزخ میں جائیں گے، امام ابوحنیفہؒ کس کے ساتھ ہوں گے، جبکہ وہ دونوں کے امام ہیں، ایسے ہی اگر شیعہ اپنے اماموں کے ساتھ جنت میں چلے گئے تو پھر سُنّی اپنے اماموں کے ساتھ کہاں جائیں گے۔ اگر سُنّی اپنے اماموں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے ساتھ جنت میں چلے گئے تو شیعہ کہاں جائیں گے۔ جنت میں دونوں تو جا نہیں سکتے، کیونکہ ان میں بُعد المشرقین ہے۔ اب آپ ہی بتائیں آپ کے اصول پر شیعہ امام دوزخ میں جائیں گے یا سُنّی، حالانکہ امام دونوں فرقوں کے نیک اور صالح تھے، اور وہ انشاء اللہ ضرور جنت میں جائیں گے۔

ح۔ بات تو آپ کی ٹھیک ہے، یہ اماموں کا مسئلہ ہے تو یقیناً بہت بڑا چکر۔

م۔ ایسا ہی چکّر وہ ہے جس کو ہمارے مقلّدین اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ پڑھ کر دیا کرتے ہیں کہ ہم اپنے اماموں اور اولیاء کے ساتھ ہوں گے کیونکہ ہمیں ان سے محبّت ہے اور اہلحدیث چونکہ کسی کو مانتے نہیں اس لیے ان کو کسی کا بھی ساتھ نصیب نہیں ہوگا۔ ہم ان سے پوچھتے ہیں اگر محبّت کا معیار یہی ہے جو آپ نے سمجھا ہے تو کیا موجودہ عیسائی جو عیسیٰ علیہ السّلام کی محبت کے دعویدار ہیں عیسیٰ علیہ السّلام کے ساتھ جنت میں جائیں گے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں، کیونکہ ان کی محبّت غلط ہے، تو تبرّائی شیعہ حضرت حسینؓ کو اور گیارھویں دینے والے حضرت جیلانی کو وہاں کیسے مل لیں گے، اس لیے کہ ان کی محبت غلط ہے اور پھر محبت بھی وہ فائدہ دیتی ہے جو دونوں طرف سے ہو، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کبھی کسی ایسے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



محبت نہیں رکھیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آجانے کے بعد ان کی اتباع نہ کرے۔ ایسے ہی حضرت حسینؓ، شاہ جیلانی اور دیگر ائمہ و اولیاء کبھی کسی ایسے سے محبت نہیں رکھ سکتے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کرے بلکہ شرک و بدعت کرے اور اپنی طرف سے امام بنا کر ان کی تقلید کرے۔ وہ سب جانتے ہیں کہ اطاعت صرف اللہ کے حکم کی ہے اس لیے وہ اپنی پیروی کیسے کروا سکتے ہیں۔ قرآن مجید میں ہے اِتَّبِعُوا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ (الاعراف۔۳) "اس کے پیچھے چلو جو اللہ نے تمہاری طرف اتارا ہے اس کا حکم مانو، اس کے حکم کو چھوڑ کر اولیاء کے پیچھے نہ جاؤ۔" اولیاء سے مراد یہاں وہ ہستیاں ہیں جن کو لوگ خود تجویز کرتے ہیں اور اپنے لیے ذریعۂ نجات سمجھ کر سہارا بناتے ہیں، حالانکہ سوائے پیغمبر کی پیروی کے اور کوئی ذریعۂ نجات نہیں۔ دنیا میں جتنے شرک و بدعت کرنے والے ہیں، حقیقت میں ان کا پیر، ان کا امام اور ان کا ولی صرف شیطان ہے، وہ نام اللہ والوں اور اماموں کا لیتے ہیں، عبادت و پیروی شیطان کی کرتے ہیں۔ اسی لیے قرآن شیطان کی عبادت و پیروی سے بار بار منع کرتا ہے، چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔ لَا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ (یٰس۔۶۰) "شیطان کی عبادت نہ کرو۔" وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ (البقرہ۔۱۶۸) "شیطان کی پیروی نہ کرو۔" دنیا میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کون ایسا ہے جو شیطان کی عبادت و پیروی کرتا ہو۔ ظاہر ہے کہ اس سے مراد خود ساختہ ائمہ و اولیاء ہی ہیں، جن کے نام کا دھوکا دیکر شیطان اپنا کام کرتا ہے، قیامت کے روز جب اللہ تعالےٰ دوزخیوں کو دوزخ میں ڈالنے کے لیے علیحدہ کرلے گا تو فرمائے گا: أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ وَأَنِ اعْبُدُونِي هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ (یٰس: ۶۰-۶۲) یعنی "اے انسانو! کیا میں نے تمہیں نہیں بتایا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا وہ تمہارا بڑا دشمن ہے عبادت میری کرنا یہی سیدھا راستہ ہے لیکن تم نے پروا نہ کی، اس نے تم میں سے کتنی بھاری تعداد کو گمراہ کر لیا ہے، کیا تم بے عقل تھے جو تمہیں پتہ نہیں لگا" اور یہ ہوتا یوں ہے کہ جب شیطان کسی کو نبی کی پیروی میں ذرا نرم دیکھتا ہے تو فوراً اس کے شکار کی کوشش کرتا ہے اپنے بڑے بڑے انسانی چیلوں کے ذریعہ نبی کی جگہ پیروی کے لیے ان بزرگوں کے نام تجویز کرتا ہے جن کی دنیا میں مقبولیت و شہرت ہوتی ہے، ان کے نام پر شرک و بدعت کے بڑے بڑے سلسلے جاری کرتا ہے، تصور ان بزرگوں کا پیش کرتا ہے اور پوجا پاٹ اپنی کراتا ہے۔ جہلاء ان بزرگوں کے ناموں کی وجہ سے اس کے دھوکے میں آجاتے ہیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس کی پیروی کرنے لگ جاتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ہم کس اُلٹی راہ پر لگ گئے ہیں، بلکہ اس اُلٹی راہ کو ہی راہِ راست سمجھتے ہیں، اللہ تعالےٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا (الکہف۔۱۰۴) یعنی شیطان کے گمراہ کردہ لوگ کام غلط کرتے ہیں لیکن جہالت کی وجہ سے سمجھتے یہ ہیں کہ ہم بہت اچھا کر رہے ہیں: اور یہ کتنا بڑا دھوکا ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے شیطان کا نام ہی غرور یعنی دھوکا دینے والا رکھا ہے، اور لوگوں کو اس کے دھوکے سے بار بار خبردار کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِیَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ، "ہوشیار رہنا، دھوکہ باز تم کو دھوکہ دے کر خدا سے دُور نہ کر دے' یہ دھوکے باز شیطان تمہارا دشمن ہے اسے دشمن ہی سمجھنا وہ اپنی پارٹی کو اس لیے باطل کی دعوت دیتا ہے کہ ان کو دوزخی بنا کر دشمنی نکالے"۔ اور اس کی صورت یہی ہوتی ہے کہ ائمہ اور اولیاء کے نام لے لے کر ان کے ذہنوں میں ایسا تصور پیدا کرتا ہے کہ وہ ان کی عبادت شروع کر دیتے ہیں، یہی اُن کے امام اور اولیاء ہیں جن کا تصور اُن کے ذہن میں ہوتا ہے۔ خارج میں بجز شیطان کے ان کا وجود نہیں ہوتا۔ رہ گئے اصلی بزرگ جن کے نام لے کر شیطان اپنی عبادت کرواتا ہے، ان کو پتہ تک نہیں ہوتا کہ ان کے ماننے والے کون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہیں، اور وہ کیا کرتے ہیں۔ وہ ان کی طرف سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ (الاحقاف۔ ۵)۔ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ (یونس۔ ۲۸) يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا (مریم۔ ۸۲)۔ كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ (الاحقاف۔ ۶) اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغٰفِلِيْنَ (یونس۔ ۲۸) "جن کو تم پکارتے ہو، جن کی تم عبادتیں کرتے ہو، وہ تمہاری ان حرکتوں سے بالکل بے خبر ہیں۔ قیامت کے دن وہ تمہارے مخالف ہونگے۔" چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ پوچھے گا، ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (المائدۃ۔ ۱۱۶)"۔ اے عیسیٰ، عیسائی جو تیری اور تیری ماں کی عبادت کرتے رہے ہیں تو کیا تو نے ان سے کہا تھا کہ ایسا کرنا"۔ وہ صاف انکار کر دیں گے، ایسے ہی امام ابوحنیفہؒ اور دیگر اولیاء صاف انکار کر دیں گے کہ ہم نے ان سے نہیں کہا تھا کہ ہماری تقلید کرنا، یہ سب کچھ اپنی مرضی سے کرتے رہے ہیں۔ لہٰذا گمراہ ہونے والوں کے امام و اولیاء یہ نہیں جن کا ذکر کتابوں میں ہے، بلکہ وہ شیاطین ہیں جو ان کے ذہنوں میں ہیں، جو ان سے یہ کام کرواتے ہیں۔ وہی ان کے ساتھ دوزخ میں جائیں گے۔ اس لیے تقلید کا سلسلہ سراسر گمراہی کا سلسلہ ہے اس سے بالکل بچنا چاہیے۔

اب آپ دیکھ لیں آپ کو سُنّتِ رسُول چاہیے یا سُنّتِ امام، اگر سُنّتِ رسُول چاہیے تو وہ حدیثِ رسولؐ سے ملے گی۔ اور حدیثِ رسولؐ اہلحدیث سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ملے گی، اگر سنت امام چاہیے تو وہ فقہ حنفی سے ملے گی اور فقہ حنفی حنفیوں سے ملے گی۔

ح۔ سنت رسول کی ہوتی ہے نہ کہ امام کی۔

م۔ اگر امام کی سنت نہ ہو تو آپ حنفی کیوں نہیں، آخر حنفی کسے کہتے ہیں۔

ح۔ حنفی وہ ہوتا ہے جو فقہ حنفی پہ چلے۔

م۔ فقہ حنفی کسے کہتے ہیں؟

ح۔ امام ابو حنیفہؒ کے مسلک کو۔

م۔ مسلک سے کیا مراد ہے؟

ح۔ مسلک طریقے کو کہتے ہیں

م۔ سنت بھی تو طریقے کو ہی کہتے ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں یہ آنحضرتؐ کی سنت ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ ان کا طریقہ ہے، اس طریقے سے انہوں نے یہ کام کیا تھا یا کرنے کو کہا تھا۔ لہٰذا جس کے طریقے پر آپ چلتے ہیں گویا اس کی سنت پر آپ عمل کرتے ہیں، کہیے یہ ٹھیک ہے یا نہیں۔

ح۔ یہ بالکل ٹھیک ہے، یہ بات میری سمجھ میں آگئی۔

م۔ اسی لیے تو ہم کہتے ہیں کہ حنفی امام ابو حنیفہؒ کے طریقہ پر چلتا ہے، اور اصلی اہلسنت یعنی اہلحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر۔

ح۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ کا طریقہ کوئی علیحدہ تو نہیں ان کا طریقہ بھی تو وہی ہے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔

م ۔ طریقہ وہی ہو یا مختلف حنفی کے پیش نظر تو طریقۂ حنفی ہی ہوتا ہے، وہ تو حنفی طریقے پر ہی چلتا ہے، سنتِ رسولؐ کے موافق ہو یا مخالف، اگر مخالف ہو تو اسے ڈر نہیں کہ سنتِ رسولؐ کی مخالفت ہوتی ہے۔ اگر موافق ہو تو اسے خوشی نہیں کہ مَیں نے سنتِ رسولؐ پر عمل کیا ہے۔ حنفی اگر شروع کی رفعیدین کرتا ہے تو اس لیے نہیں کہ یہ سُنّتِ رسُول ہے وہ اس لیے کرتا ہے کہ حنفی طریقۂ نماز یہی ہے۔ وہ رکوع کو جاتے اور اٹھتے رفع یدین نہیں کرتا، اس لیے نہیں کہ یہ سُنّتِ رسُول نہیں بلکہ اس لیے کہ حنفی نماز میں یہ رفع یدین نہیں۔ جو رفع یدین حنفی مذہب میں نہیں خواہ وہ سُنّتِ رسُول ہی ہو وہ اسے گھوڑے کی دُم مارنے سے تشبیہ دیتا ہے یا مکھیاں مارنے سے تعبیر کرتا ہے جو اس کے مذہب میں ہے خواہ وہ سُنّتِ رسُول نہ ہو وہ اس پر جان دیتا ہے، جیسے قنوت کی رفعِ یدین۔

ح ۔ حقیقتِ حال یہی ہے۔ ہمیں بالکل یہ خیال نہیں ہوتا کہ ہمارا یہ مسئلہ سنتِ رسولؐ کے مطابق ہے یا مخالف، ہمیں تو یہ یاد ہوتا ہے کہ ہم حنفی ہیں اور ہمیں اپنی فقہ پر چلنا ہے، ہمیں کوئی صحیح سے صحیح حدیث بھی دکھائے، اگرچہ ہم اس حدیث کا انکار نہیں کرتے لیکن ہم اس حدیث پر عمل بھی نہیں کرتے، ہمارے دل میں یہ ہوتا ہے کہ یا تو یہ حدیث ٹھیک نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یا اس کا مطلب وہ نہیں جو ظاہر الفاظ سے نکلتا ہے یا یہ منسوخ ہے، یا کوئی اور بات ہے۔ بہر کیف جب ہمارے امام نے اس حدیث پر عمل نہیں کیا تو ہم کیوں کریں۔ ہم تو اپنے امام کے مذہب پر چلیں گے۔

م۔ ہم کہتے ہیں حنفی کا محمد رسول اللہ پڑھنا اور اہلسنّت کا دعویٰ کرنا ٹھیک نہیں، جب وہ سنتِ رسولؐ پر چلتا نہیں، اپنے امام کی سُنّت پر چلتا ہے تو اسے زیب نہیں دیتا کہ وہ محمد رسول اللہ ساتھ پڑھے اور اہلسنت ہونے کا دعویٰ کرے، خدا کی قسم! جس پابندی سے آج ایک حنفی اپنے امام کی تقلید کرتا ہے اگر وہ اسی پابندی کے ساتھ اتباعِ رسُول کرے تو اس کی نجات ہو جاتے لیکن اس حال میں وہ نجات کی کیا توقع کر سکتا ہے۔

آپ تو امام ابوحنیفہؒ کی تقلید کرتے ہیں، اگر آپ موسیٰ علیہ السّلام کی تقلید بھی کریں تو بھی نجات نہیں، رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوسٰی فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِیْلِ[1] یعنی "اگر آج موسیٰ علیہ السّلام آجائیں اور تم ان کے پیچھے لگ جاؤ تو گمراہ ہو جاؤ گے"۔ آپ اب سوچ لیں، کہاں موسیٰ علیہ السلام اور کہاں امام ابوحنیفہؒ جب آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بعثت کے بعد موسیٰ علیہ السّلام کی پیروی میں نجات

---

[1] مشکوٰۃ۔ باب الاعتصام بالکتاب والسُّنّۃ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہیں تو امام ابوحنیفہؒ کی تقلید میں کیسے نجات ہو سکتی ہے ہمیں امام ابوحنیفہؒ سے کوئی کد نہیں۔ ہمیں ان سے کوئی حسد نہیں، ہمارا کوئی امام نہیں کہ ہم آپ کو امام ابوحنیفہؒ سے توڑ کر کسی اور سے جوڑ رہے ہیں۔ ہم تو آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت دے رہے ہیں جن کا آپ کلمہ پڑھتے ہیں جن کی پیروی میں نجات ہے اور اس سے باہر نجات نہیں۔ سوچ لیں معاملہ نجات کا ہے اگر اسی حنفیت پر آپ کا خاتمہ ہو گیا تو معاملہ بڑا خطرناک ہے۔

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# مسنون تراویح

ح - تراویح میں سنتِ رسول کیا ہے ؟

م - تراویح میں سنتِ رسول آٹھ رکعت ہے -

ح - کیا یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے ؟

م - جی ہاں - بخاری اور مسلم میں ہے :

عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمٰن انہ سَاَلَ عَائِشَۃَ کَیْفَ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً" (صحیح بخاری ج ۱ ، ص ۱۵۴ ، باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فی رمضان وغیرہ - وص ۲۶۹ - باب فضل من قام رمضان) -

"ابو سلمہ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا حضورؐ کا قیام رمضان کتنا تھا - حضرت عائشہؓ نے فرمایا ، رمضان ہو یا غیر رمضان - حضورؐ گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ح - اس میں تراویح کا تو نام بھی نہیں -

م - تراویح کا نام تو کسی حدیث میں بھی نہیں،

ح - پھر تراویح لیتے کہاں سے ہیں ؟

م - لیتے تو حدیثوں سے ہی ہیں - لیکن حدیثوں میں تراویح کا لفظ نہیں آتا بلکہ صلوٰۃِ رمضان یا قیامِ رمضان کا لفظ آتا ہے جس سے مراد تراویح ہی ہوتی ہے - ابو سلمہ نے بھی حضورؐ کی تراویح کا ہی سوال کیا تھا جس کا جواب حضرت عائشہؓ نے یہ دیا تھا کہ حضورؐ کی تراویح اور تہجد ایک ہی تھیں - اور وہ گیارہ رکعت سے زیادہ نہ تھیں -

ح - حضرت عائشہؓ نے تو اُس نماز کا ذکر کیا ہے جو رمضان اور غیر رمضان دونوں میں پڑھی جاتی ہے یعنی تہجد کا - اگر ان کی مراد تراویح ہوتی تو غیر رمضان کا ذکر نہ کرتیں - کیونکہ تراویح غیر رمضان میں نہیں ہوتیں -

م - حضرت عائشہؓ تہجد کا ذکر کیسے کر سکتی تھیں جب سوال صلوٰۃِ رمضان کا تھا - کیا تہجد صلوٰۃِ رمضان ہے ؟

ح - اگرچہ تہجد رمضان کی نماز نہیں لیکن رمضان میں تو تہجد ہو سکتی ہے - ممکن ہے حضرت ابو سلمہ نے یہ سوال کیا ہو کہ حضورؐ کی رمضان کی تہجد کتنی تھی ؟

م - اوّل تو صلوٰۃِ رمضان سے تہجد مراد نہیں ہو سکتی کیونکہ صلوٰۃ جو کہ عام ہے اور تہجد اور تراویح دونوں کو شامل ہے - رمضان کی قید سے خاص ہو گئی جس سے رمضان کی خاص نماز یعنی تراویح ہی مراد ہو سکتی ہے لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اگر مان بھی لیا جائے کہ ماکان یزید کہہ کر حضرت عائشہ نے حضورؐ کی تہجد ہی بیان کی ہے۔ تو اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضور رمضان میں تراویح بھی پڑھتے تھے۔ یا صرف تہجد پر ہی اکتفا کرتے تھے۔ اگر تہجد پر ہی اکتفا کرتے تھے تو یہی ہمارا دعویٰ ہے کہ حضورؐ کی تراویح اور تہجد ایک ہی تھیں۔ اور وہ گیارہ رکعت سے زیادہ نہ تھیں۔ اگر تہجد کے علاوہ تراویح بھی پڑھتے تھے تو ثابت کریں کہ رمضان میں حضور کی تہجد اور تراویح علیحدہ علیحدہ تھیں اور یہ ثابت ہو نہیں سکتا بلکہ ثابت یہ ہے کہ رمضان میں حضورؐ کی تہجد ہی تراویح تھیں۔ مولانا انور شاہ حنفی فرماتے ہیں:۔

" لا مناص من تسلیم ان تراویحه علیه السلام کانت ثمانیة رکعات ولم یثبت فی روایة من الروایات انه علیه السلام صلی التراویح والتهجد علیحدة فی رمضان بل طول التراویح وبین التراویح والتهجد فی عهده علیه السلام لم یکن فرق فی الرکعات بل فی الوقت والصفة۔ (عرف الشذی، ص ۳۰۹)

" یہ تو ماننا ہی پڑے گا کہ حضورؐ کی تراویح آٹھ رکعت ہی تھیں کسی بھی روایت سے یہ ثابت نہیں کہ حضورؐ نے کبھی تراویح اور تہجد علیحدہ علیحدہ پڑھی ہوں۔ آپ تراویح کو ہی لمبا کر دیتے تھے۔ حضورؐ کے زمانہ میں تراویح اور تہجد میں رکعتوں میں فرق

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں تھا صفتِ ادائیگی اور وقت میں فرق تھا۔"

تمام محدثین بھی حضورؐ کے قیامِ رمضان کو اسی حدیثِ حضرت عائشہؓ سے ثابت کرتے ہیں۔ اور تو اور امام محمدؒ جو کہ حنفی مذہب کے بانیوں میں سے ہیں۔ موطّا امام محمد میں تسلیم کرتے ہیں کہ یہ حدیث حضورؐ کی تراویح کے بارے میں ہے۔[1] ایسے ہی ابن ہمام، ابن نجیم، طحاوی، علّامہ عینی، ملّا علی قاری، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، علّامہ ابوالحسن شرنبلالی وغیرہم سب اجلّہ احناف تسلیم کرتے ہیں کہ حضورؐ کی تراویح آٹھ رکعت ہی تھیں اور یہ حضرت عائشہؓ کی حدیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ امام ابن الہمام فتح القدیر شرح ہدایہ میں فریقین کے دلائل ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

فتحصل من هذا كله ان قيام رمضان سنة احدىٰ عشرة ركعة بالوتر فعله صلى الله عليه وسلم۔

(فتح القدیر۔ ج ۱، ص ۳۳۴ طبع مصر)

یعنی "اوپر کی ساری بحث سے نتیجہ نکلا کہ سنت قیامِ رمضان گیارہ رکعت ہی ہے جو کہ آپؐ نے خود کیا ہے۔"

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ لکھتے ہیں:

---

[1] جیسا کہ ان کی تبویب سے ظاہر ہے۔ انہوں نے حضرت عائشہؓ کی مذکورہ روایت باب قیام شهر رمضان وما فيه من الفضل، میں درج کی ہے۔
(موطا امام محمد، ص ۱۳۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لکن المحدثین قالوا ان ھٰذا الحدیث ضعیف و الصحیح ما روتہ عائشۃ انہ صلی احدیٰ عشرۃ رکعۃ کما ھو عادتہ فی قیام اللیل و روی انہ کان بعض السلف فی عہد عمر بن عبد العزیز یصلّون باحدیٰ عشرۃ رکعۃ قصداً للتشبّہ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ماثبت بالسنۃ)

یعنی محدثین کے نزدیک صحیح حدیث تو حضرت عائشہ والی ہے کہ حضور عادت کے مطابق رمضان میں بھی وتر سمیت گیارہ رکعت ہی پڑھا کرتے تھے۔ عمر بن عبد العزیز کے زمانہ میں بعض سلف اتباعِ سنت کے خیال سے آٹھ تراویح ہی پڑھتے تھے۔ بیس رکعت والی روایت محدثین کے نزدیک ضعیف ہے"۔

ج ۔ اگر یہ حدیث تہجد کے بارے میں نہیں تو حضرت عائشہؓ نے غیر رمضان کا ذکر کیوں کیا؟

م ۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ حدیث تہجد کے بارے میں نہیں۔ ہم تو کہتے ہیں کہ اس حدیث میں حضرت عائشہؓ نے یہ بتایا ہے کہ رمضان ہو یا غیر رمضان حضور گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے یعنی حضورؐ کی تہجد، اور تراویح ایک ہی تھی۔ حضرت ابو سلمہ نے کیف کے ساتھ سوال کیا تھا جس سے ان کی مراد یہ تھی کہ رمضان میں حضورؐ کی نماز اور مہینوں جتنی تھی یا زیادہ۔ اگر اور مہینوں جتنی تھی یعنی آٹھ رکعت تو پھر رمضان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی کیا خصوصیت، اگر زیادہ تھی تو اس کی کیفیت بتلیتے۔ کیا رکعتیں زیادہ ہوتی تھیں یا آٹھ کو ہی لمبا کر دیتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے جواب میں فرمایا کہ حضورؐ رکعتیں تو زیادہ نہیں کرتے تھے۔ البتہ رکعتوں کو طویل کر دیتے تھے۔ یعنی حضورؐ رمضان میں بھی پڑھتے تو آٹھ ہی تھے لیکن یہ نہ پوچھ کہ وہ کتنی اچھی ہوتی تھیں۔ حنفیوں کے مشہور علامہ عینی بھی فرماتے ہیں:-

یحمل علی الطویل دون الکثرۃ -

یعنی "رمضان میں حضور رکعتیں زیادہ نہیں کرتے تھے۔ صفتِ ادائیگی کو بہتر بنا دیتے تھے۔"

مولانا انور شاہ صاحبؒ بھی فرماتے ہیں۔

وبین التراویح والتھجد فی عھدہ علیہ السلام لم یکن فرق فی الرکعات بل فی الوقت والصفۃ -

یعنی "حضورؐ کے عہد میں تراویح اور تہجد میں رکعتوں میں فرق نہیں تھا، صفتِ ادائیگی اور وقت میں فرق تھا"

ح - آپ کی بات تو ٹھیک معلوم ہوتی ہے -

م - علاوہ ازیں یہ حدیث تراویح کے بارے میں نص ہے جس سے نہ صرف سنتِ تراویح آٹھ ثابت ہوتی ہیں بلکہ بیسؔ اجماعی بھی نہیں رہتیں۔

ج - اجماعی کا کیا مطلب ؟

م - احناف کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے بیس تراویح کا حکم دیا تھا۔ اور تمام صحابہؓ بیسؔ پڑھنے لگ گئے تھے یعنی بیس پر اجماع ہو گیا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ح ۔ حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث اجماعِ صحابہؓ کے دعویٰ کو کیسے رد کر سکتی ہے ؟

م ۔ حضرت عائشہؓ جو آٹھ سے زیادہ کی نفی کرتی ہیں۔ اگر اجماع ہوتا تو حضرت عائشہؓ نفی نہ کرتیں۔ حضرت عائشہؓ کا ما کان یزید فی رمضان والا اعلان خلافتِ راشدہ کے آخری ایام کا ہے۔ کیونکہ حضرت ابو سلمہؒ جنہوں نے یہ سوال کیا تھا، حضرت عمرؓ کی شہادت کے لگ بھگ پیدا ہوئے۔ شہادت علیؓ کے وقت ان کی عمر سولہ سترہ سال کے قریب تھی۔ حضرت عائشہؓ کا اس وقت آٹھ تراویح کا اعلان فرمانا صاف بتاتا ہے کہ صحابہ بیسؔ رکعت پر متفق نہیں تھے۔ اوّل تو یہ بات غلط ہے کہ حضرت عمرؓ نے بیس رکعت پڑھنے کا حکم دیا۔ کیونکہ حضرت عمرؓ کو جب یہ معلوم تھا کہ حضورؐ کی سُنّت آٹھ ہی ہے تو وہ بیسؔ کا حکم کس طرح دے سکتے تھے۔ اس کے علاوہ مؤطا امام مالکؒ میں جو کہ درجہ اوّل کی کتاب ہے صراحۃً موجود ہے کہ حضرت عمرؓ نے اُبَیّ بن کعب اور تمیم داری کو گیارہ رکعتیں پڑھانے کا حکم دیا تھا۔ چنانچہ عبارت یہ ہے :۔

اَمَرَ عُمَرُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ وَتَمِیْمًا الدَّارِیَّ اَنْ یَّقُوْمَا لِلنَّاسِ فِیْ رَمَضَانَ بِاِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً ۔ اور یہی وہ تعداد ہے جو حضرت عائشہؓ کی حدیث سے ثابت ہے۔ امام جوزیؒ حضرت امام مالکؒ کا قول نقل کرتے ہیں۔ انہ قال الذی جَمَعَ عَلَیْہِ النَّاسَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عُمَرُ بْنُ الْخَطَّاب أَحَبُّ إِلَيَّ وَهُوَ إِحْدَى عَشَرَةَ رَكْعَةً وَهِيَ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَا أَدْرِيْ مِنْ أَيْنَ أَحْدَثَ هٰذَا الرُّكُوْعَ الْكَثِيْرَ (المصابیح مع اُردو ترجمہ مسنون تراویح ص ۴۵ طبع مکتبہ سلفیہ۔لاہور)۔ امام مالکؒ نے فرمایا "مجھے تو گیارہ رکعت ہی زیادہ پسند ہیں۔ کیونکہ گیارہ پر ہی حضرت عمرؓ نے لوگوں کو جمع کیا تھا۔ گیارہ ہی حضور خود پڑھتے تھے۔ اس کے بعد امام مالکؒ نے فرمایا پتہ نہیں لوگوں نے یہ بیس اور چالیس وغیرہ بہت سی رکعتیں کہاں سے نکال لی ہیں یعنی رسولِ کریم سے تو ان کا کوئی ثبوت نہیں"

ح ۔ مولانا مودودی صاحب نے اپنے رسالے میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے تو بیس کا حکم دیا تھا اور اس پر تمام صحابہؓ نے اجماع کر لیا تھا۔

م ۔ یہ بالکل غلط ہے۔ بیس تراویح پر صحابہؓ کا اجماع کبھی بھی نہیں ہوا۔ اگر شک ہو تو ترمذی شریف اٹھا کر دیکھ لیں۔ امام احمدؒ سے تراویح کی تعداد کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا "رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْوَانٌ لَمْ يُقْضَ فِيْهِ بِشَيْءٍ" اس بارے میں کافی اختلاف ہے، کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔"

اس کے علاوہ حدیث میں یہ صراحت بھی ہے کہ حضورؐ نے جو تین رات جماعت کروائی ہے۔ وہ آٹھ رکعت تراویح اور تین رکعت وتر تھے۔ چنانچہ ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی، قیام اللیل اور مسند احمد میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صلّی بنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی شھر رمضان ثمان رکعات ثم اوتر۔[1]

"رسول کریمؐ نے رمضان شریف میں ہمیں آٹھ رکعت تراویح اور وتر پڑھائے۔"

ایک اور حدیث بھی ہے جس میں یہ ہے کہ حضرت اُبیؓ بن کعب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر کہا کہ یا رسول اللہ آج رات اپنی سمجھ سے ہی میں نے ایک کام کر لیا۔ حضورؐ نے پوچھا وہ کیا؟ حضرت اُبیؓ نے کہا گھر میں عورتیں کہنے لگیں کہ ہمیں قرآن یاد نہیں۔ آج ہمیں تراویح ہی پڑھا دو۔ سو میں نے ان کو آٹھ رکعت پڑھا کر وتر پڑھا دیے۔ آپ خاموش رہے۔ گویا آپ نے پسند فرمایا۔ یہ روایت ابو یعلیٰ، طبرانی اور قیام اللیل میں ہے۔ (مجمع الزوائد، ج ۲، ص ۷۴، قیام اللیل، ص ۹۰)۔

ح ۔ بات تو بڑی صاف ہے پتہ نہیں پھر یہ اختلاف کیوں ہے؟

م ۔ صرف فرقہ پرستی کی وجہ سے۔

ح ۔ یہ تو بڑی بُری بات ہے، مسئلے میں ضد کیسی۔ اچھا کہیں بیس کا ذکر بھی آتا ہے یا نہیں۔

---

[1] موارد الظمآن فی زوائد ابن حبان، ص ۲۳۰۔ ابن خزیمہ، ص ۱۰۸۔ قیام اللیل للمروزی، ص ۹۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

م ۔ بیہقی اور ابن ابی شیبہ میں عبداللہ ابن عباس سے ایک روایت ہے کہ حضور علیہ السلام رمضان شریف میں بیس تراویح اور وتر پڑھتے تھے لیکن یہ روایت بالکل ضعیف ہے۔

ح ۔ حنفی بھی اسے ضعیف مانتے ہیں؟

م ۔ ہاں تمام حنفی علماء بھی اسے ضعیف مانتے ہیں۔ چنانچہ مولانا انور شاہ عرف الشذی میں لکھتے ہیں:-

و اما النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصح عنه ثمان رکعات و اما عشرون رکعة فهو عنه علیه السلام بسند ضعیف وعلی ضعفه اتفاق (ص ۳۰۹) "حضورؐ سے تو آٹھ رکعت تراویح ہی ثابت ہیں۔ بیس رکعت والی حدیث تو ایسی ضعیف ہے کہ اس پر سب کا اتفاق ہے"۔

ح ۔ پھر یہ مقلد علماء بیس لیتے کہاں سے ہیں؟

م ۔ وہ کہتے ہیں رسول کی سنت تو آٹھ ہی ہے۔ لیکن خلفاء کی سنت بیس ہے۔

ح ۔ کیا یہ صحیح ہے؟

م ۔ صحیح کیسے۔ آپ خود ہی سوچیں یہ کیسے ہو سکتا ہے، کہ خلفاء رسول کی سنت کے مقابل اپنی سنت جاری کرتے؟

ح ۔ یہ تو نہیں ہو سکتا۔ کہ رسول کریم کی سنت اور ہو اور صحابہؓ کی اور۔ لیکن آخر وہ کیسے کہتے ہیں کہ بیس خلفاء کی سنت ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


م ۔ صرف ضعیف روایتوں کی بنا پر۔ گروہ بندی اِسی لیے تو بُری ہے کہ ایک اعلیٰ چیز چھوڑ کر ایک گھٹیا چیز لینی پڑتی ہے۔ مؤطا امام مالکؒ میں جو کہ درجہ اوّل کی کتاب ہے، حضرت عمرؓ کا گیارہ تراویح کا حکم موجود ہے لیکن ہمارے بھائی اپنا مطلب نکالنے کے لیے مؤطا امام مالکؒ کی روایت تو نہیں لیتے حالانکہ وہ صحیح بھی ہے، اور سُنّتِ نبوی کے مطابق بھی۔ بیہقی وغیرہ تیسرے درجے کی ضعیف روایات کو لیتے ہیں تاکہ اپنا مذہب ثابت ہو جائے۔

ح ۔ بیس تراویح پڑھنے کی کوئی صحیح روایت ہے ہی نہیں ؟

م ۔ ایک بھی نہیں۔

ح ۔ تو پھر تو بات ہی ختم۔ پھر تو بیس پڑھنی ہی نہیں چاہئیں۔

م ۔ بیس پڑھنا منع نہیں۔ کیونکہ نفل ہیں جتنے کوئی چاہے پڑھے۔ بات سُنّت ہونے کی ہے کہ آیا بیس سُنّت ہیں یا نہیں۔

ح ۔ کیا بیس سنت نہیں ؟

م ۔ سُنّت تو وہ تعداد ہو سکتی ہے جو حضورؐ نے خود پڑھی ہو۔ جب حضورؐ کا بیس پڑھنا کسی صحیح روایت سے ثابت ہی نہیں تو بیس سنت کیسے ؟ اِس بات کو تو محقق حنفی علماء بھی تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ بحر الرائق میں ہے :-

ان الدلیل یقتضی ان تکون السنۃ من العشرین ما فعلہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا ثم ترکہ خشیۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ان تکتب علینا والباقی مستحب وقد ثبت ان ذالک و کان احدیٰ عشرۃ رکعۃ بالوتر کما ثبت فی الصحیحین من حدیث عائشۃ فاذن یکون المسنون منہا علی اصول مشائخنا ثمانیۃ والمستحب اثنا عشر" دلیل کا تقاضا تو یہی ہے کہ بیس رکعات تراویح میں سے سنت اسی قدر ہوں۔ جس قدر رسول اللہ نے خود پڑھی ہوں۔ باقی رکعات مستحب ہوں۔ اور یہ صحیحین کی حضرت عائشہؓ کی روایت سے ثابت ہے کہ آپ نے تراویح معہ وتر گیارہ رکعت ہی پڑھی ہیں۔ اس تحقیق کے بعد یہ کہنا پڑے گا۔ کہ آٹھ رکعت تو سنت ہیں، باقی ۱۲ رکعتیں مستحب"

(بحر الرائق۔ ج ۲۔ صفحہ ۶۷)

ج۔ اگر سنت آٹھ ہی ہے تو پھر آٹھ سے زیادہ کیوں پڑھی جائیں؟

م۔ سنت تو وہی ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود پڑھیں لیکن جیسے عشاء کی دو سنتوں کے بعد نفل پڑھنا منع نہیں ایسے ہی آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا منع نہیں۔ بعض صحابہ بھی پڑھ لیتے تھے اور مابعد زمانوں میں بھی پڑھی جاتی رہی ہیں۔ مولانا عبد الحی لکھنوی اپنی کتاب تحفۃ الاخیار میں لکھتے ہیں:۔

"ان الزیادۃ علی مقادیر السنن جائزۃ اتفاقاً لکن لا علی سبیل السنیۃ بل علی سبیل التطوع" سنتوں پر زیادتی بالاتفاق جائز ہے لیکن سنت کے طور پر نہیں بلکہ نفل کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



طور پر۔

احناف پر اگر اعتراض ہے تو یہ کہ وہ بیس کو سنت کہتے ہیں اور مقرر کر دیتے ہیں۔ حالانکہ صحیح چیز یہ ہے کہ بیس نہ سنتِ نبوی ہے نہ سنتِ خلافت۔ بیس رکعت یا اس سے کم و بیش پڑھنے پر تو کوئی اعتراض نہیں اعتراض صرف سنت سمجھنے اور سنت کہنے پر ہے۔

ج۔ یہ تو میں نے بھی سنا ہے کہ بیس خلفاء کی سنت ہے۔

م۔ آپ سوچیں کہ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ بیس تراویح سنتِ خلافت ہے تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ تراویح میں سنتِ رسول کیا ہے؟ اگر کہا جائے کہ یہی سنتِ رسول بھی ہے تو پھر سوال ہوگا کہ جب بیس رکعت سنتِ رسول ہے تو پھر اسے سنتِ خلافت کیوں کہتے ہیں۔ سنتِ رسول کیوں نہیں کہتے۔ کیا سنتِ خلافت سنتِ رسول سے اہم ہے۔ کیا مسلمان رسول کی سنت کو ہلکا سمجھتے ہیں۔ اور خلفاء کی سنت کو زیادہ جو بیس کو سنتِ خلافت کہہ کر پڑھوایا جاتا ہے۔ اگر کہا جائے کہ نہیں تو پھر خلفاء نے یہ تراویح کی بدعت کیوں جاری کی۔ انہوں نے یہ بیس کی تعداد کہاں سے لے لی۔ اگر کہا جائے کہ حضور نے تراویح تو پڑھی تھیں۔ ہم کہیں گے پھر وہ کیوں نہیں پیش کی جاتیں جو حضور نے پڑھی تھیں، بیس کو کیوں پیش کیا جاتا ہے۔ رسول کی سنت ہوتے ہوئے پھر کسی اور کی سنت کی کیا ضرورت؟

ح تراویح کو خلفاء کی سنت اس لیے کہتے ہیں کہ یہ حضرت عمرؓ نے جاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروائی تھی۔

م ۔ کون کہتا ہے کہ تراویح حضرت عمرؓ نے جاری کروائی ہیں۔ تراویح خود حضورؐ پڑھتے تھے اور لوگوں کو پڑھنے کی ترغیب دیتے تھے۔ بلکہ آپؐ نے تین رات تراویح کی جماعت بھی کروائی ہے۔

ح ۔ حضورؐ نے صرف تین رات جماعت کرائی۔ حضرت عمرؓ نے سارا مہینہ کرانے کا حکم دیا۔

م ۔ اگرچہ حضورؐ نے تین رات جماعت کرائی لیکن آپ سارا ماہ جماعت کرانے کے خلاف نہ تھے، بلکہ چاہتے تھے کہ سارا ماہ جماعت ہو صرف فرضیت کے خوف سے آپؐ نے ایسا نہیں کیا۔ حضرت عمرؓ نے یہ دیکھ کر کہ اب فرضیت کا خطرہ نہیں رہا۔ باقاعدہ جماعت شروع کروا دی۔ یہ حضرت عمرؓ کا اپنا اجتہاد نہیں بلکہ حضورؐ کی خواہش کی تکمیل تھی۔ لہٰذا سارا ماہ تراویح باجماعت بھی ہو سکتی ہے۔ پھر جماعت چھوڑ کر یہ بھی بتا دیا تھا کہ جماعت کوئی ضروری نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے صحابہ حضرت عمرؓ وغیرہ تراویح گھر پڑھتے تھے۔

ح ۔ حضرت عمرؓ نے جب جماعت باقاعدہ شروع کروائی تو شاید رکعتیں بھی بڑھا دی ہوں۔

م ۔ حضرت عمرؓ رکعتیں کیسے بڑھا سکتے تھے جب کہ ان کو حضورؐ کی سنت کا علم تھا۔ بلکہ مؤطا امام مالک میں صراحتاً موجود ہے کہ حضرت عمرؓ نے اُبیّ بن کعبؓ اور تمیم داری کو رمضان شریف میں گیارہ رکعتیں پڑھانے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم دیا تھا۔ اور یہ وہی تعداد ہے جو حضور خود پڑھتے تھے۔

ح۔ اگر بیس منع نہیں تو پھر بیس کا ثواب آٹھ سے زیادہ ہوگا۔ جو بیس پڑھتے ہیں وہ تو پھر اچھے ہوئے۔

م۔ ثواب تو سنت کی پیروی میں ہے۔ جب سنت آٹھ ہے تو آٹھ کو ہی اچھی طرح سے پڑھنے میں زیادہ ثواب ہے۔ بیس پڑھنے والے اچھے کیسے۔ وقت تو وہ بھی اتنا ہی لگاتے ہیں جتنا آٹھ میں لگتا ہے، بلکہ اس سے بھی کم رکعتیں جتنی زیادہ ہوتی ہیں، نماز کا درجہ اتنا ہی گرتا جاتا ہے کیونکہ اعتدال و اطمینان کم ہوتا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# برادرانِ اسلام

اُمتِ مُسلمہ کو جتنا نقصان فرقہ بندی سے پہنچا ہے اتنا کسی اور چیز سے نہیں۔ یہ فرقہ بندی کی ہی آفت ہے جو مسلمانوں کو ایک محمدی پلیٹ فارم پر جمع نہیں ہونے دیتی۔ ورنہ آپ سوچیں تو سہی۔ جب اللہ ایک اور اس کا دین ایک۔ رسول ایک اور اس کی سُنت ایک، تو یہ فرقہ بندی کیا معنی۔ فرقہ بندی کی اصل بنیاد تو ضد اور تعصّب ہے۔ اگر ضد اور تعصّب نہ ہو تو کوئی فرقہ بندی نہ ہو۔ یہ تعصّب ہی ہے جو آدمی کو حق سے دُور رکھتا ہے اور صحیح سوچنے نہیں دیتا۔ ورنہ ایسی کوئی بات نہیں کہ حق سمجھ میں نہ آئے۔ کتنے مسائل ہیں جو اختلافی نہیں لیکن ہر کسی کی کھینچا تانی نے ان کو اختلافی چھوڑ امتیازی بنا رکھا ہے۔ مسئلہ تراویح بھی اُن میں سے ایک ہے۔ سلف کا اس مسئلے میں قطعاً اختلاف نہیں تھا۔ سب اِس بات پر متفق تھے کہ اگرچہ رسولِ مقبولؐ نے آٹھ ہی پڑھی ہیں لیکن آٹھ سے زیادہ پڑھنا منع نہیں۔ کوئی آٹھ پڑھے یا بیس، سولہ پڑھے یا چالیس، کوئی ممانعت نہیں۔ اپنی ہمّت کی بات ہے۔ اس مسئلے میں اختلاف اس وقت پیدا ہُوا۔ جبکہ فرقہ پرستی نے زور پکڑا، رکعاتِ تراویح کو اجماعِ صحابہ کی مہر

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


لگا کر معین کر دیا گیا۔ جو تعداد مسنونہ نہ تھی اس کو مسنون بنا دیا گیا۔ یہ فرقہ پرستی کا ہی اثر ہے کہ آج بیس تراویح کو ہی مذہب اہل سُنت بتایا جاتا ہے۔ اور کم و بیش پڑھنے کی اجازت نہیں دی جاتی، بلکہ بُرا منایا جاتا ہے۔ اور سلف و خلف میں سے کوئی امام ایسا نہیں گزرا جس نے کہا ہو کہ تراویح بیس ہی ہیں، نہ کم نہ زیادہ۔ جیسے آج کل ہمارے مولوی کہتے ہیں۔ ائمہ تراویح کو تطوّع سمجھتے تھے۔ اس لیے کسی عدد کی تعیین نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ امام مالکؒ خود آٹھ پڑھتے تھے اور لوگوں کو چھتیس پڑھنے کی بھی اجازت دیتے تھے۔ ملاحظہ ہو عینی شرح بخاری، المصابیح للسیوطی۔ امام احمدؒ کے بارے میں شاہ ولی اللہ صاحب مسوّیٰ میں لکھتے ہیں:۔

خیر احمد بین احدیٰ عشرۃ و ثلث وعشرین۔

امام احمدؒ فرمایا کرتے تھے کہ "جس کی مرضی ہو گیارہ پڑھے۔ جس کی مرضی ہو تئیس۔ انما ھو تطوّع، کیونکہ نفل ہیں" (قیام اللیل)۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں:

لیس فی شیئٍ من ذالک ضیق ولاحد ینتھیٰ الیہ لانّھا نافلۃٌ (قیام اللیل)

"تراویح نفل ہیں، ان میں کوئی حد مقرر نہیں۔ کہ آدمی تنگ ہو اور کمی بیشی نہ کر سکے"

جتنی کسی کی مرضی ہو پڑھے۔ فرضوں اور نفلوں میں فرق ہی یہی ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے کہ فرض مقرر ہوتے ہیں، لیکن نفل نہ مقرر ہوتے ہیں نہ ضروری، بلکہ مرضی پر منحصر ہوتے ہیں۔ البتہ جتنے بھی پڑھے جائیں، رغبت سے پڑھے جائیں۔ اصل میں نوافل کی مشروعیت ہے ہی تقرّب الی اللہ کے لیے اور اِنابت اس کا جزوِ اعظم ہے۔ وہ نوافل ہی کیا ہوتے جن میں خشوع خضوع نہ ہو۔ احسان کی منزلیں طے ہو کر پردے نہ اُٹھیں۔ نفل تو تطوّع یعنی دل کی رغبت کا نام ہے نہ کہ گنتی پوری کرنے کا۔ فرضوں میں ضروریہ ہوتا ہے کہ گنتی پوری کی جائے۔ اگرچہ کسی وقت میلانِ طبیعت نہ بھی ہو۔ لیکن نوافل میں یہ بات نہیں ہوتی۔ حقیقت یہ ہے کہ رکعات جتنی زیادہ ہوتی جائیں گی خشوع وخضوع اور اعتدالِ ارکان کم ہوتا جائیگا۔ اسی لیے شریعت میں کثرتِ رکعات پر زور نہیں بلکہ خشوع خضوع اور انابت الی اللہ پر زور ہے۔ نمازیں جمع ہو کر اگر رکعات بڑھ جائیں تو شریعت سُنّتوں کو کاٹ دیتی ہے۔ سفر وخوف کی صورتیں ہوں تو فرضوں کو بھی چھانٹ دیتی ہے۔ پچاس کو پانچ کرنے اور پھر ثواب پچاس کا ہی دینے میں یہی راز ہے۔ پتہ نہیں مبنیٰ پر زور دینے والے مزاجِ شریعت کو کیوں نہیں سمجھتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ